عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

اکتوبر 2004ء

شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

سیرت سیدنا امیر معاویہؓ

شب برات کی حقیقت

ناموس رسالت کی پاسبانی

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر.................مفصل رپورٹ

حضرت مولانا عبدالعزیز کا وصال

مرزا غلام احمد قادیانی خاندانی غدار

www.khatm-e-nubuwwat.com

شمارہ نمبر 8 ...... جلد نمبر 39/8

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 8 ☆ جلد 39/8

بانی

مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ

فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

نگران اعلیٰ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ

نگران

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

مدیر مسئول

صاحبزادہ طارق محمود صاحب

ایڈیٹر

حضرت مولانا مفتی جمیل خان صاحب

سرکولیشن مینیجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینیجر

قاری محمد حفیظ اللہ صاحب

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

حافظ محمد یوسف عثمانی

مولانا بشیر احمد

چوہدری محمد اقبال

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا مفتی حفیظ الرحمن

مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مولانا عبدالعزیز

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد علی

مولانا محمد نذر عثمانی

مولانا قاضی احسان احمد

مولانا غلام حسین

مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا محمد اسحاق ساقی

مولانا محمد طیب فاروقی

مولانا غلام مصطفی

مولانا عزیز الرحمن ثانی

مولانا فقیر اللہ اختر

رابطہ

دفتر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان

فون ۵۱۴۱۲۲

فیکس ۵۴۲۲۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

کامیاب ختم نبوت کانفرنس ـــــ صاحبزادہ طارق محمود ـــــ 3

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالعزیز کا سانحہ ارتحال ـــــ ادارہ ـــــ 5

مقالات ومضامین

سیدنا امیر معاویہؓ ـــــ مولانا محمد طیب فاروقی ـــــ 8

شب برات کی حقیقت ـــــ مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ ـــــ 16

اسلام مذہب میں اعتدال.......... رواداری یا انتہا پسندی ـــ مولانا اکرام اللہ جان ـــــ 24

ناموس رسالت کی پاسبانی ـــــ مولانا عبدالقدوس ـــــ 36

مرزا غلام احمد قادیانی.......... خاندانی غدار ـــــ چوہدری رستم علی ـــــ 40

جماعتی سرگرمیاں ـــــ ادارہ ـــــ 45

تبصرہ کتب ـــــ ادارہ ـــــ 54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

الحمدللہ...! کامیاب ختم نبوت کانفرنس!!!

امسال چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس مورخہ 9-10 ستمبر بروز جمعرات جمعہ سابقہ روایات کے مطابق انتہائی تزک واحتشام' عقیدت وافتخار اور جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہوئی۔ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر کانفرنس 24-25 ستمبر کی بجائے 9-10 ستمبر کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ موسم کی حدت اور گرمی کی شدت کے باوجود عاشقان ختم نبوت نے والہیت کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے کانفرنس میں شرکت کی۔ اندرون وبیرون ملک سے مختلف وفود نے کانفرنس میں اپنے اپنے شہر اور علاقے کی نمائندگی کی۔ مختلف شہروں' قصبوں سے عقیدہ ختم نبوت سے قلبی تعلق رکھنے والوں۔ نے قافلوں کی صورت میں کانفرنس کو رونق بخشی۔ جبکہ دیہات سے ٹولیوں کی شکل میں شمع رسالت کے پروانوں نے کانفرنس میں حاضری دی۔

حضرت الامیر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت اور سرپرستی میں منعقد ہونے والی 23ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور اتحاد بین المسلمین کے حوالے سے سنگ میل ثابت ہوئی ہے۔ اس پلیٹ فارم پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور باہمی اتحاد کے ایمان پرور نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ حالیہ کانفرنس میں بھی مختلف مکاتب فکر کے علماء' زعماء کے علاوہ ملک کی دیگر سیاسی' دینی' علمی شخصیات نے خطاب کیا اور موجودہ مخصوص حالات وواقعات کے تناظر میں قوم کو عالم اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں' ریشہ دوانیوں سے بھی آگاہ کیا۔ مقررین اور خطباء نے عقیدہ توحید' مقام رسالت' سیرت خاتم الانبیاء' مسئلہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' عظمت صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ جیسے موضوعات پر کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس سال کانفرنس کی حاضری ریکارڈ رہی جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کے سیاسی بحران' غیر یقینی صورت حال' مایوس کن حالات کے باوجود مسلمانان پاکستان ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے معاملہ میں غافل نہیں ہیں۔ چناب نگر میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے علاوہ ملک کے دیگر شہروں میں ''یوم ختم نبوت'' کے حوالے سے منعقد ہونے والے جلسے اور کانفرنسیں نہ صرف کامیاب رہیں بلکہ مسلمان شہریوں نے جوش وجذبے کے ساتھ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے دینی غیرت وحمیت کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔

کچھ مدت سے تحفظ ناموس رسالت کے قانون کے خاتمہ کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ موجودہ حکومت کے دور میں اس قانون کے خاتمہ کے لئے ایک کوشش کی گئی۔ لیکن پاکستان کے غیور عوام نے احتجاج کرتے ہوئے

ناکام بنادیا۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ ناموس رسالت کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ لائی جائے گی۔ اب دوبارہ کچھ عرصہ سے کھسر پھسر جاری ہے کہ قانون میں تبدیلیاں لانا ضروری ہے۔ قادیانی مسئلہ پر بیرونی دباؤ بدستور موجود ہے۔ لیکن کوئی سی حکومت بھی عوامی غیض وغضب کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ قادیانی مسئلہ کسی جبر یا فرد واحد کی مرضی کے تحت نہیں حل کیا گیا بلکہ جمہوری' پارلیمانی اور آئینی طور پر حل کرکے اس باب کو ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا۔ قادیانی گروہ ایک مدت سے اپنی قاتل آئینی ترمیم کی منسوخی کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ تاکہ وہ دوبارہ مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہوکر دھوکہ دہی کے دھندے کو شروع کرسکے۔ ہر سال امریکن کانگریس قادیانیوں کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع کرتی ہے جس میں یہ ثابت کیا جانا مقصود ہوتا ہے کہ پاکستان میں بطور اقلیت قادیانیوں سے ترجیحی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔ آج تک امریکی کانگریس نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ قادیانی گروہ نے آئینی ترمیم کے ذریعہ ہونے والے فیصلہ کو بھی قبول کیا ہے کہ نہیں؟۔ جب وہ اپنے آپ کو بطور اقلیت تسلیم ہی نہیں کرتے تو پھر ان سے ہمدردی کیسی؟۔ قادیانی جماعت...... اپنے تئیں ایک مذہبی جماعت ہونے کی دعویدار ہے۔ اپنے مخصوص عقائد' مذہبی و معاشرتی تشخص کے باعث ان کی بنیاد پرستی امریکہ کو کھٹکتی نظر نہیں آتی۔ یہ بات واضح ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کا قانون اور قادیانیوں کے حوالے سے آئینی ترمیم کا خاتمہ.............موجودہ اور ماضی قریب کی حکومتیں دباؤ کا شکار رہی ہیں۔ ان دونوں معاملات کا تعلق ایمان سے بھی ہے۔ امریکہ جیسے جمہوری ممالک نہ ہماری آمریت کو قبول کرتے ہیں کہ ہماری جمہوریت کا خیال کرتے ہیں۔ قادیانیوں کو پارلیمنٹ کی سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جمہوری اور پارلیمانی تقاضے پورے کئے گئے۔ قادیانی جماعت کے سربراہ آنجہانی مرزا ناصر کو مکمل طور پر صفائی پیش کرنے کا موقع دیا گیا۔ حضرت مولانا مفتی محمودؒ حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ' حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ حضرت مولانا مصطفیٰ الازہریؒ حضرت ولانا عبدالحقؒ جیسے دینی رہنماؤں کے برعکس اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کو جرح کرنے کا اختیار دیا گیا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قادیانیوں کو راتوں رات غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ جس مسئلہ کو محض ملاؤں کا مسئلہ خیال کیا جاتا تھا اسے قومی اسمبلی میں پیش کرکے مکمل چھان بین کے بعد ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ حل کیا گیا۔ امریکی کانگریس کو ہماری قومی اسمبلی اور پارلیمنٹ پر اعتماد کرنا چاہئے۔ پاکستان کی ہر عدالت بشمول لوئر کورٹس وفاقی شرعی عدالت' ہائی کورٹ' سپریم کورٹ تمام نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کی۔ قادیانی مسئلہ پر دباؤ ڈالنے والے ممالک خصوصاً امریکہ کو ہماری پارلیمنٹ' عدلیہ اور رائے عامہ کا احترام کرنا چاہئے۔ ہماری حکومتوں کو بھی چاہئے کہ بیرونی ممالک کو حقائق سے آگاہ کریں۔ تاکہ وہ ہمارے عوام کی رائے کے ساتھ ترجیحی سلوک روا رکھنے سے پرہیز کریں۔

7 ستمبر 1974ء یوم ختم نبوت کے حوالے سے پورے ملک میں ہونے والے ختم نبوت کے جلسے اور کانفرنسیں قابل تحسین تھیں۔ اس سال تو مختلف مکاتب فکر نے اپنے اپنے پلیٹ فارموں پر قادیانیوں سے متعلق آئینی

ترمیم بحال رکھنے‘ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ 1984ء پرسختی سے عمل درآمد کروانے کا مطالبہ کیا ہے۔ حالیہ چناب نگر میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں پیش کردہ قرار دادیں عوام الناس کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہیں۔ پاک سرزمین پر ارتدادی فتنہ کے خاتمہ اور وطن عزیز کو یہودیوں کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ قادیانی جماعت پر پابندی عائد کی جائے۔ بحق سرکار اس کے تمام فنڈ ضبط کئے جائیں اور ریاست در ریاست کے نظام کو ختم کیا جائے۔ قادیانیت کے جال میں پھنسے سادہ لوح لوگوں کو دین حق پر لانے اور ان کی آخرت بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ”قادیانی جماعت“ کو چناب نگر میں کوڑیوں کے بھاؤ عطا کردہ زمین کی لیز ختم کر کے وہاں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ تاکہ انہیں حقیقی بنیادی حقوق میسر آسکیں۔ چناب نگر کانفرنس کے انعقاد کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے بچانا اور بھٹکے قادیانیوں کو راہ راست پر لانا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مبلغین اور بالخصوص جماعت کے ناظم اعلیٰ مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے شبانہ روز محنت کی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت الامیر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی دعاؤں کو مستجاب فرمائے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور سارقین ختم نبوت کے محاسبہ کی تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے والوں کے اخلاص‘ ایثار اور للہیت کو قبول فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا عبدالعزیز کا وصال

۷ ستمبر ۲۰۰۴ء بروز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالعزیز انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبدالعزیز صاحبؒ جام برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خاندان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی وامیر اول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے شرف بیعت رکھتا ہے۔ پاکستان بننے سے قبل یہ تمام حضرات مجلس احرار اسلام سے وابستہ تھے۔ جتوئی سے جھگی والا روڈ پر بستی سٹھار خان کے رہائشی تھے۔

مولانا عبدالعزیز صاحبؒ نے جامعہ قاسم العلوم ملتان سے دورہ حدیث شریف کیا۔ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے شاگرد رشید تھے۔ فراغت کے بعد ملتان کے گجر کھڈہ کی مسجد تقویٰ میں امامت وخطابت اور ایک پرائیویٹ سکول میں عربی کے معلم رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحبؒ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحبؒ کی وفات کے بعد خاندان کے بزرگوں کی خواہش پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوگئے۔ ملتان دفتر مرکزیہ میں سہ ماہی تربیتی کورس میں شرکت کی۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا زرین احمد خان مرحوم کے وصال کے باعث خانیوال‘ کچا کھوہ‘ وہاڑی میں مبلغ کی سیٹ خالی تھی۔ عرصہ تک وہاں خدمات سرانجام دیں۔ بعد میں کئی سال بہاولنگر میں مجلس کے مبلغ رہے۔ حضرت مولانا مدیر احمد تونسوی دامت برکاتہم کے کوئٹہ سے کراچی تبادلہ کے باعث آپ کو بلوچستان کا مبلغ بنایا گیا۔ تادم آخریں

آپ نے وہاں خدمات سرانجام دیں۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحبؒ معاملہ فہم' زیرک اور ذکی انسان تھے۔ ہر دلعزیز تھے۔ مشکل سے مشکل مرحلہ پر بڑی خوش اسلوبی سے معاملات کو سلجھا دیا کرتے تھے۔ خوش لباس' خوش خوراک اور خوش مزاج انسان تھے۔ بڑے ہی دوست پرور تھے۔ آپ نے پورے بلوچستان میں تبلیغ اسلام کے لئے بڑی جانفشانی سے خدمات تحفظ ختم نبوت انجام دیں۔

چناب نگر' ملتان' کوئٹہ' ختم نبوت کانفرنسوں' میٹنگوں میں شعبہ مہمانداری کے انچارج ہوتے تھے۔ ہزار ہا مہمان کیوں نہ ہوں آپ بڑی تندہی سے ہر ایک مہمان کی مہمانداری کو احسن انداز میں انجام دیتے تھے۔ کیا مجال ہے کہ کسی مہمان کی مہمان داری میں ذرہ فرق ہونے دیں۔

۹/۱۰ ستمبر ۲۰۰۴ء کو چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی دعوت وتیاری کے لئے ہفتہ بھر پہلے تشریف لائے۔ کانفرنس پر خصوصی مہمانوں کی ہمیشہ کی طرح مثالی خدمات میں مصروف رہے۔ کانفرنس کے اگلے دو روز میں میٹنگ میں شریک رہے۔ ملتان تشریف لائے۔ ۱۳/۱۴ ستمبر دفتر مرکزیہ میں آپ کا قیام رہا۔ ۱۵ ستمبر کو کوئٹہ تشریف لے گئے۔ تمام جماعتی رفقاء سے ملاقاتیں کی۔ ان کو ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی مثالی کامیابی کی تفصیلی رپورٹ بتائی۔ ۱۷ ستمبر جمعہ کو حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی خطیب مرکزی جامع مسجد کے حکم پر ان کی عدم موجودگی میں جامع مسجد میں خطاب کیا۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ پڑھائی۔ جمعہ کے بعد دو عیسائیوں کو قبول اسلام کرایا۔ کلمہ شریف پڑھتے پڑھاتے' محراب میں بیٹھے ہوئے دل کا اٹیک ہوا۔ دوستوں نے سنبھالا۔ ان کے ہاتھوں میں ہی وصال فرماگئے۔ دوستوں نے بھاگم بھاگ گاڑی میں ڈالا۔ ہسپتال لے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے ان کے وصال کی تصدیق کردی۔ آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے دفتر لے گئے۔ آپ کے وصال کی خبر آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی۔ آپ کی تجہیز وتکفین کا رفقاء نے دفتر میں اہتمام کیا۔ جامع مسجد سنہری کوئٹہ میں بعد نماز عصر عالمی مجلس تحفظ بلوچستان کے امیر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب دامت برکاتہم کی امامت میں پورے شہر نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ مغرب کے بعد ان کے جنازہ کو لے کر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مدظلہ' جناب حاجی خلیل' جناب حاجی کالے خان' جناب فیروز احمد تاج نے سفر کا آغاز کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم کی سربراہی میں جماعتی رفقاء نے علی پور سے اس تعزیتی جلوس میں معیت حاصل کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ مدرسہ دارالہدیٰ چوک پرمٹ میں تھوڑی دیر رکنے کے بعد آپ کو آبائی گاؤں لایا گیا۔ علاقہ بھر کی دینی قیادت پہلے سے موجود تھی۔ ایک بجے حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم کی امامت میں جنازہ ہوا اور ہزاروں بندگان خدا کی موجودگی میں آپ کو رحمت حق کے سپرد کردیا گیا۔ عاش سعیداً ومات سعیداً کا مصداق ہوگئے۔ آپ نے تقریباً ساٹھ سال عمر پائی۔ آپ کے دو صاحبزادے ہیں۔ بڑا بیٹا حفظ مکمل کرکے قاسم العلوم میں کتابوں کے درجہ ثالثہ میں زیر تعلیم ہے۔ چھوٹا بیٹا کراچی میں کام کرتا ہے۔ حق تعالیٰ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحبؒ

کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ کروٹ کروٹ ان کو جنت نصیب ہو۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے اللہ تعالیٰ سرفراز فرمائیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اللہ تعالیٰ ان کا نعم البدل نصیب کریں۔ آمین!

آہ! حضرت مولانا مختار احمد مظاہریؒ

پاکستان کے جید عالم دین بزرگ رہنما حضرت مولانا مختار احمد مظاہریؒ ۱۹ ستمبر ۲۰۰۴ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حضرت مولانا مختار احمد مظاہریؒ جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور کے فاضل تھے۔ برکۃ العصر حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کے ممتاز تلامذہ میں سے تھے۔ جامعہ رشیدیہ ساہی وال و جامعہ حنفیہ بورے والا میں آپ نے نصف صدی تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ دینی علوم پر آپ کو بھرپور دسترس حاصل تھی۔ ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ تھے۔ اس وقت پاکستان کے جید شیوخ حدیث میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ وضع قطع، رہن سہن، میل و ملاقات میں سادگی کا مرقع تھے۔ آپ یادگار اسلاف تھے۔ ہزاروں نامور علماء کے استاد تھے۔ جو ان کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ اسی سال سے زائد عمر پائی۔ آپ کی وفات علم و عمل کی وفات ہے۔ آپ سے ہزاروں یادیں وابستہ تھیں۔ ان کی وفات نے تاریخ کا ایک سنہری باب بند کردیا۔ آپ اس دھرتی پر انعام الٰہی تھے۔ ان کی وفات نے پاکستان کے علماء کے لئے ایسا خلا پیدا کردیا ہے جس کا پرنا مشکل نظر آتا ہے۔ ان کے تذکرے مدتوں رہیں گے۔ ایسے بے نفس و بے ریا عالم دین کی وفات اسلامیان پاکستان کے لئے مقام تعزیت ہے۔ حق تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

بقیہ سیدنا امیر معاویہؓ

حسنؓ نے بیعت کی اسی طرح حضرت حسینؓ نے بیعت کی۔

تیسرا ثبوت: (حضرت علی المرتضیٰؓ کا فرمان) ''والظاهر ان ربنا واحد نبينا واحد ودعوتنا فی الاسلام واحدة لا نستزيدهم فی الايمان باالله وتصديق برسوله ولاهم يستزيدنا الامر واحد الادا اختلفنا فی دم عثمان ونحن بری منه راء.'' (نہج البلاغۃ ص۱۲۲ ج۳)

ترجمہ: ''اور ظاہر ہے کہ ہمارا رب اور نبی ایک ہے اور ہماری دعوت اسلام میں ایک ہے۔ ہم ایمان میں اور تصدیق بارسول ﷺ میں ان سے زیادہ نہیں۔ اور وہ ہم سے زیادہ نہیں صرف ہمارا اختلاف حضرت عثمانؓ کے قصاص میں تھا اور ہم قتل عثمانؓ سے بری ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ ان کا باہمی دینی جھگڑا نہ تھا۔ وما علینا الا البلاغ!

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ!

مولانا محمد طیب فاروقی

آپ رسول مقبول ﷺ کے صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت عبدالرحمن ہے۔ سیدنا معاویہؓ اور آپ کے والد ماجد حضرت ابوسفیانؓ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو کر حلقہ بگوشان نبوت میں داخل ہوئے۔ چنانچہ تاریخ الخلفاء مصنفہ علامہ جلال الدین السیوطیؒ کے صفحہ 135 پر ہے کہ:

حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے والد ماجد فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور حنین کی جنگ میں حاضر ہوئے۔ نیز جنگ حنین میں حاضر ہونے والوں پر خدا تعالیٰ نے اپنی تائید وحمایت اور نصرت واعانت کا مظاہرہ اس رنگ میں فرمایا۔'' قرآن مجید میں ہے:''پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت یعنی سکینہ نازل فرمائی اور اپنے رسول مقبول ﷺ پر اور مومنوں پر اور ایسے لشکر نازل کئے جن کو تم نہیں دیکھ رہے تھے اور کافروں کو عذاب میں مبتلا کیا۔''

اس آیت میں مجاہدین حنین کو پروردگار عالم نے اپنی خاص رحمت یعنی سکینت سے نہ صرف نوازا ہے بلکہ استحقاق سکینت نیزول سکینت میں ان صحابہ کرامؓ کو جو حنین کی جنگ میں شامل تھے حضرت کی ذات مقدس ومنور کا شریک ٹھہرایا ہے:''ثم انزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین ''اس کے بعد:''انزل جنودا لم تروھا '' کی مزید بشارت دے کر صحابہ کرامؓ کے قلوب کو مطمئن فرمایا کہ اگرچہ ملائکہ کی فوجیں تمہیں نظر نہیں آرہی تھیں۔ لیکن میری اعانت تمہارے شامل حال تھی۔ اس کے بعد:''عذب الذین کفروا ''فرما کر مسئلے کو واضح کر دیا کہ جو حضور ﷺ کے ساتھ تھے وہ تائید ایزدی سے نوازے گئے اور جو حضور اکرم ﷺ کے دین متین اور مسلک حق کے دشمن تھے۔ وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مقہور ومغضوب ہو گئے۔ یہ آیت سیدنا امیر معاویہؓ کے فائز المرام ہوئے۔ نیز ایمان کے پختہ ہونے پر ایک موثق دلیل ہے۔ اگر حضرت معاویہؓ دل وجان سے زمرہ مؤمنین میں شامل نہ ہوئے ہوتے تو معاندین دین کے مقابلہ میں صف آراء نہ ہوتے اور قرآنی خبر کے مطابق عذاب میں مبتلا ہو جائے۔ مگر الحمد للہ کہ ایسا نہ ہوا۔

۱............ آپ ایمان لائے تو صحابی بنے۔

۲............ آپ نے جنگ حنین میں حضور اکرم ﷺ کا ساتھ دیا تو مجاہد بنے۔

۳............ آپ پر خدا تعالیٰ کی سکینت نازل ہوئی تو مطمئنین میں شامل ہوئے۔

۴............ آپ پر ملائکہ کی صفیں امداد واعانت کے لئے نازل ہوئیں تو آپ مؤید منصور بنصرت اللہ

ٹھہرے۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء!

صحابی رسول ﷺ ہونا معمولی بات نہیں

اس سلسلے میں علیٰ سبیل الاختصار صاحب نبوت کے ارشادات ملاحظہ فرمایئے:

پہلا ارشاد: ’’قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما شانکم وشان اصحابی دروابی اصحابی دروالی فوالذی نفسی بیدہ لوانفق احدکم مثل احد ذھبا ما ادرک مثل عمل احدھم یوما واحدا‘‘ (کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ’’حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اور کیا حال ہے میرے صحابہ کا میرے لئے میرے اصحاب کو چھوڑ دو۔ میرے لئے میرے اصحاب کو چھوڑ دو خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرو میرے ایک صحابی کے ایک دن کے عمل کے برابر بھی نہیں ہوگا۔‘‘

حضور ﷺ کا یہ ارشاد صحابہ کرام کے واسطے سے ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے ان آنکھوں سے حضرت اقدس ﷺ کے چہرے کی زیارت نہیں کی۔

دوسرا ارشاد: ’’عن ابی ھریرہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا تسبوا اصحابی فمن سبھم فعلیھم لعنتہ اللہ‘‘ (کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے اصحاب کو سب وشتم نہ کرو پس جس نے ان کو سب وشتم کیا ان پر خدا کی لعنت ہے۔

تیسرا ارشاد: ’’عن ابن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد عن احد من اصحابی شیئا فانی احب ان اخرج وانا سلیم الصدر‘‘ (کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ’’ابن مسعود سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میرے پاس کوئی میرے صحابی کی شکایت نہ پہنچائے۔ کیونکہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں جاؤں تو میرا سینہ صاف ہو۔‘‘

چوتھا ارشاد: ’’عن انس قال النبی ﷺ ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا لی واختار منھم اصھطارا فمن حفظنی فیھم حفظ اللہ ومن اذانی فیھم اذاہ اللہ‘‘ (کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ’’حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ خدا تعالیٰ نے مجھے چن لیا ہے اور میرے لئے میرے اصحاب چن لئے ہیں اور ان میں سے میرے سسرال چن لئے ہیں اور مددگار چن لئے ہیں۔ پس جس نے ان کے بارے میں مجھے محفوظ رکھا خدا اس کی حفاظت کرے اور جس نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں مجھے تکلیف دی۔ خدا اسے تکلیف دے۔‘‘

پانچواں ارشاد: ’’عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوالی اصحابی

فوالذی نفسی بیده لوانفقتم من احد ذهبا ما بلغتم اعمالهم ''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے میرے اصحاب کو چھوڑ دو خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم احد پہاڑ کی مقدار سونا خرچ کرو تو اس کے اعمال کو نہیں پہنچ سکتے۔''

چھٹا ارشاد: ''عن عبدالله بن بسر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طوبی فمن رانی واحسن بی وطوبی من رانی ولمن رای من رای من رانی وامن لی طوبی بطم وحسن مات''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا رسول خدا ﷺ نے خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا اور مجھے مان لیا ان کیلئے خوشخبری ہے اور بہترین جائے رجوع ہے۔''

ساتواں ارشاد: ''عن بریرة قال النبی صلی الله علیه وسلم ما من احد من اصحابی یموت الا بعث قائدا ونورا لهم یو م القیمته''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''میرے اصحاب میں کوئی صحابی جہاں مرجائے تو وہ قیامت کے دن قائد بنا کر اٹھایا جائے گا اور اس کے لئے نور ہوگا۔ قیامت کے دن۔''

آٹھواں ارشاد: ''قال النبی صلی الله علیه وسلم من سب اصحابی فعلیه لعنته الله والملائکته والناس اجمعین''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے میری صحابی پر سب وشتم کیا اس پر خدا فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔''

نواں ارشاد: ''قال النبی صلی الله علیه وسلم من احبا جمیع اصحاب ی و تولاهم واستغفرلهم جعله الله معهم یوم القیمته''(کنز العمال ص۲۳۶ ج۱)

ترجمہ: ''حضور علیہ السلام نے فرمایا جو میرے جمیع اصحاب کو دوست رکھتا ہے اور اس کے لئے طلب بخشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کے ساتھ اٹھائے گا۔''

دسواں ارشاد: ''قال النبی صلی الله علیه وسلم من احسن القول فی اصحابی فقد بری من النفاق ومن اساء القول فی اصحابی کان مخآلفا لسنتی وماواه النار وئبس المصیر''(کنز العمال ص۱۳۶ ج۱)

ترجمہ: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے میرے صحابی کے متعلق اچھا کلام کیا وہ نفاق سے بری ہو گیا اور جس نے میرے صحابی کی برائی بیان کی۔ وہ میری سنت کا مخالف بن گیا اور وہ جہنم میں جائے گا اور اس کا وہ برا

فوالذی نفسی بیدہ لوانفقتم من احد ذھبا ما بلغتم اعمالھم ''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے میرے اصحاب کو چھوڑ دو خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم احد پہاڑ کی مقدار سونا خرچ کرو تو اس کے اعمال کو نہیں پہنچ سکتے۔''

چھٹا ارشاد: ''عن عبداللہ بن بسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی فمن رانی واحسن بی وطوبی من رانی ولمن رای من رای من رانی وامن لی طوبی بطم وحسن مات ''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''عبداللہ بن بسر سے روایت ہے فرمایا رسول خدا ﷺ نے خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہے اور خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا اور مجھے مان لیا ان کیلئے خوشخبری ہے اور بہترین جائے رجوع ہے۔''

ساتواں ارشاد: ''عن بریرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اصحابی یموت الا بعث قائدا ونورا لھم یو م القیمتہ ''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''میرے اصحاب میں کوئی صحابی جہاں مر جائے تو وہ قیامت کے دن قائد بنا کر اٹھایا جائے گا اور اس کے لئے نور ہو گا۔ قیامت کے دن۔''

آٹھواں ارشاد: ''قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سب اصحابی فعلیہ لعنتہ اللہ والملا ئکتہ والناس اجمعین ''(کنز العمال ص۱۳۳ ج۱)

ترجمہ: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے میری صحابی پر سب وشتم کیا اس پر خدا فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔''

نواں ارشاد: ''قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احبا جمیع اصحاب ی و تو لاھم واستغفرلھم جعلہ اللہ معھم یوم القیمتہ ''(کنز العمال ص۲۳۶ ج۱)

ترجمہ: ''حضور علیہ السلام نے فرمایا جو میرے جمیع اصحاب کو دوست رکھتا ہے اور اس کے لئے طلب بخشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس کے ساتھ اٹھائے گا۔''

دسواں ارشاد: ''قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احسن القول فی اصحابی فقد بری من النفاق ومن اساء القول فی اصحابی کان مخآلفا لسنتی وماواہ النار وبئس المصیر ''(کنز العمال ص۱۳۶ ج۱)

ترجمہ: ''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے میرے صحابی کے متعلق اچھا کلام کیا وہ نفاق سے بری ہو گیا اور جس نے میرے صحابی کی برائی بیان کی۔ وہ میری سنت کا مخالف بن گیا اور وہ جہنم میں جائے گا اور اس کا وہ برا

ٹھکانا ہے۔“

اگر آپ ان نبوی ارشادات کو بغور ملاحظہ فرمائیں گے تو حسب ذیل مطالب و مفاہیم آپ کے سامنے روز روشن سے زیادہ واضح ہو کر آئیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

(الف)............ حبیب کبریا کی طبع نازک پر صحابہ کرامؓ کے حق میں گستاخی نہ صرف بارگراں گزرتی ہے۔ بلکہ آپ کی طبیعت یہ گوارا بھی نہیں کرسکتی کہ کوئی انسان ان کے فدائیوں کے حق میں نازیبا الفاظ استعمال کرے۔ کیونکہ آپ کی نگاہ صحابہ کرامؓ کے محاسن اور کمالات پر ہے ان کی بشری کمزوریوں پر نہیں ہے۔ پس جو ان کے اعمال کو تنقید کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ حقیقت میں رسول اکرم ﷺ اور یاران رسول کے باہمی تعلقات کی یوگنگی سے ناآشنا اور بے خبر ہے۔

(ب)............ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو سب وشتم کرنے والے سنت خداوندی کے مستوجب ہیں۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ صرف حضور ﷺ کے دلدادہ ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ کی وجہ سے پروردگار عالم کے ہاں بھی ان کا مقام ارفع و اعلیٰ ہے۔ پس جس نے صحابہ کرامؓ کو سب وشتم کیا۔ اس نے حضور ﷺ کے ساتھ مالک الملک کو بھی ناراض کیا ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ لعنت اس گناہ کی پاداش میں کرتے ہیں جو بہت بڑا گناہ ہو اور سب وشتم صحابہ کرامؓ کے حق میں کرنا خدا کے نزدیک ان گناہوں کی فہرست میں ہے جو مستوجب لعنت ہیں۔

(ج)............ رحمتہ اللعالمین ﷺ کے مقام رحمت کا اندازہ اس سے لگا لیجئے کہ آپ رحمتہ اللعالمین ہیں۔ اس قدر شفقت کے باوجود آپ کا اپنی جماعت کو فرمانا کہ میں جس طرح سلیم المصدر آتا ہوں ویسے جانا چاہتا ہوں۔ مقصد یہ کہ میرے صحابہؓ کے اعمال پر تنقید کر کے میرا دل نہ دکھایا کرو کیونکہ حضور ﷺ کی ساری پونجی تو صحابہؓ کی جماعت ہی تھی۔ اگر ان کے متعلق شکایات کا سلسلہ جاری ہو جائے تو بتایئے رحمت دو عالم ﷺ کے لئے راحت کا سامان کیسے میسر کیا جائے۔

(د)............ چنے ہوئے حضرات کے لئے جو ساتھی اور رفقاء کار چنے جاتے ہیں وہ ان کے ڈھب ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ چننے والا صاحب علم ہو اور یہاں صحابہ کے سلسلے میں انتخاب تو انتخاب الٰہی تھا۔ گویا کہ صحابہ کرام گلزار نبوت کے وہ حسین اور شگفتہ گل تھے جن کے ساتھ حقیقی باغبان نے باغ رسالت کو سجایا تھا۔ بہرحال سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا صحابی ہونا ہی آپ کی رفعت شان کے لئے کافی ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

(لا)............ اگر نجات حاصل نہ ہو تو خوشخبری کا اعلان غلط ہے۔ گویا حضور ﷺ کا دیدار ایماندار کے لئے پیام رحمت ہے اور قلب مضطر کے لئے باعث راحت وسکون ہے۔ جب زیارت میں یہ تاثیر ہے تو مزید خدمت پر انعامات خاصہ کا استحقاق کیسے نہ ہوگا۔

(و)............ چیز وہی بہتر ہے جو آخرت میں کام آئے۔ اندھیروں میں اجالا بننا اور امت کے ایک گروہ کا قائد بننا اور دربار ربوبیت میں پیش ہونا کیا بغیر ایمانی جرات کے ہوسکتا ہے۔

(ز)............ صحابہ رسول مقبول ﷺ پر سب وشتم کرنے والے پر خدا کی لعنت۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ بوساطت حبیب کبریا ذات کبریا کو بے حد عزیز ہیں اور ملائکہ کی اس لئے کہ ملائکہ سب کے سب بارگاہ ربوبیت کے طرف دار ہیں۔ جس پر آقا ناراض ہو جائے تو خدام کو آقا کی موافقت اور طلب رضا کرنی ہی پڑتی ہے۔ اور لوگوں کی لعنت اس لئے صحابہ کرامؓ کے نفوس عالیہ سب سے پہلے ہی ہیں جنہوں نے سب تعلقات توڑ کر حضور ﷺ کی ذات اور رسالت کا اقرار کیا نہ رشتہ داروں کا لحاظ کیا اور نہ تعلقات کا جان دینا پڑی تو دی عزت قربان کرنی پڑی تو کی۔ بدن کو لہولہان کرانا پڑا تو کرایا۔ مگر حضرت محمد ﷺ اور ان کے دین کو نہ چھوڑا۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد اگر جملہ مسلمانوں کے محسن ہیں تو صحابہ کرامؓ اور اگر حضور ﷺ اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے وسیلہ اور ذریعہ ہیں تو شمع نبوت کے پروانے پس نمک حرامی ہوگی بلکہ قدر ناشناسی ہوگی کہ اساتذہ محسنین اور وسائل وذرائع کو ایک انسان سب وشتم کرے اور احسان مند اسے عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ ان تمام نتائج کی روشنی میں سیدنا معاویہؓ کی شان روز روشن سے زیادہ واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے۔

سیدنا امیر معاویہؓ کی دوسری خوبی

آپ ماشاء اللہ سیدنا علیؓ کے دوش بدوش کاتب الوحی تھے۔ یعنی ادھر سے جبرائیل امین وحی لے کر آتے تھے۔ ادھر بحکم رسول مقبول ﷺ اس قرآن کو مختلف اشیاء پر موقع کے مناسب امانت و دیانت کے ساتھ لکھا کرتے تھے۔ یہ وہ فضیلت ہے جو متعدد صحابہ کرامؓ میں سے بہت تھوڑے صحابہ کے حصے میں آئی تھی۔ اور ان میں سے ایک سیدنا معاویہ بھی تھے چنانچہ علامہ جلال الدینؒ فرماتے ہیں:

”ان معاویته کان احد الکتاب الرسول الله صلی الله علیه وسلم روی عن النبی صلی الله علیه وسلم مائته حدیث وثلثه وستون حدیثا“ ترجمہ: ”بلاشبہ معاویہؓ حضرت علیہ السلام کے کاتبوں میں ایک تھے۔ حضور ﷺ سے حضرت معاویہؓ نے ایک سو تہتر حدیثیں نقل کی ہیں۔“

کاتب القرآن کے لئے اوصاف حمیدہ کی ضرورت

دیانت: معمولی خط بھی بددیانت سے نہیں لکھوایا جاسکتا۔ چہ جائے کلام الٰہی ایسے سے لکھوائی جائے جس کی دیانت میں شبہ ہو۔ معلوم ہوا کہ سیدنا معاویہؓ حبیب کبریا ﷺ کی نظر میں دیانتدار تھے۔ ورنہ آپ قرآن جیسی چیز تحریر کرنے کے لئے ان کے سپرد نہ فرماتے۔

طہارت: قرآن مجید کی ایک آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ناپاک انسان قرآن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا: ”لا یمسه الا المطهرون“ پس اگر سیدنا معاویہؓ حضرت کی نگاہ نبوت میں ناپاک ہوتے تو اپنے ہاتھ سے قرآن ان

کے سپرد نہ فرماتے اور نہ ان کے ہاتھوں سے لکھواتے۔

فہم سلیم: جب تک کاتب میں فہم سلیم نہ ہو تب تک وہ قرآن مجید صحیح لکھ سکتا ہی نہیں۔

ایمان: کاتب القرآن کے لئے ایمان دار ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بے ایمان کا نہ تو قرآن سے تعلق ہے اور نہ ان کو اس خدمت پر مامور فرما سکتے ہیں۔

سیدنا امیر معاویہؓ کی تیسری خوبی

آپ کو حبیب کبریا ﷺ نے مہدی کے لقب سے دعائیہ کلمات میں یاد فرمایا ہے:

''اللهم علمه العلم واجلعه هاديا مهديا۔ ''(کنزالعمال ص۱۹۱ ج۱)

ترجمہ: ''یا الٰہ معاویہ کو علم سکھادے اور اسے ہادی و مہدی بنادے۔ بلاشبہ حضور علیہ السلام صحابہ کرامؓ کے لئے معلم بن کر تشریف لائے تھے۔ ویعلمهم الكتاب والحكمته اور آپ ﷺ کی خدمت میں رہ کر سیدنا معاویہؓ نے علم کا حصہ وافرہ حاصل کیا لیکن بڑا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کے لئے بارگاہ رب العالمین میں حبیب کبریا ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ہو کہ یارب اس کو آپ بھی علم پڑھا دیجئے۔''

گویا اس خوش بخت انسان کے دو معلم ہوئے۔ ایک خدا دوسرے حضرت محمد ﷺ اور شاگرد ہے کہ دونوں رحیم اساتذہ کے علم سے اپنے دامن کو بھر رہا ہے۔ یاد رکھئے کہ اس قسم کا پہلا خوش قسمت، خوش بخت انسان سیدنا ابن عباسؓ ہے۔ اور دوسرا سیدنا معاویہؓ ہے۔

لیکن حضرت ابن عباسؓ کے لئے حبیب کبریا نے صرف علمه علم الكتاب والحكمته پر اکتفا فرمایا ہے۔ مگر سیدنا معاویہؓ کے لئے علم کتاب کے نتیجے اور انجام کے ظہور وحصول کے لئے بھی درخواست فرمادی کہ یا اللہ حضرت معاویہ کو ہادی بھی بنا اور مہدی بھی۔

پس على سبيل اليقين کہنا پڑ گیا کہ حضور علیہ السلام کا تربیت یافتہ مہدی حضرت امیر معاویہؓ تھا اور حضور ﷺ کی امت اور اولاد میں سے انتظار کیا ہوا مہدی وہ ہے جو کہ حضور ﷺ کی نسب سے ہوگا اور وہ بھی پیدا ہو کر دنیا کو فیوض و مستفیض فرمانے والا ہے۔ وليس ذالك على الله بعزيز!

حضرت امیر معاویہؓ کی چوتھی خوبی

مملکت اسلامیہ کا والی ہونا یہ وہ سعادت ہے جس کی طرف حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی دعا میں تذکرہ فرمایا ہے: ''اللهم علمه الكتاب والحساب ولكن له فى البده ذوقه العذاب۔ ''(کنزالعمال ص۱۹۰ ج۱)

ترجمہ: ''یا اللہ معاویہ کو علم کتاب بھی دے اور علم حساب بھی۔ اور اس کو متعدد شہروں پر قابض کردے اور اسے عذاب سے بچا لینا۔''

علم کتاب کے حصول کی دعا تو حضرت ﷺ نے حضرت ابن عباسؓ کے لئے بھی فرمائی تھی۔ لیکن تعلیم

حساب کی دعا یہ ایک نرالی دعا تھی۔ سیدنا امیر معاویہؓ فرماتے ہیں کہ جب سے حضورﷺ نے اپنی دعا میں یہ لفظ فرمائے تو مجھے یقین تھا کہ مجھے کسی اسلامی ملک کی ولایت وامارت ملے گی۔ چنانچہ جب میں اس رتبے پر فائز ہوا تو مجھے مزید یقین حاصل ہوا کہ حضورﷺ شاید اسی وقت کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔ نیز مکن له فی البلاد سے حضرتﷺ نے باعلان اللہ اشارہ فرمایا کہ حضرت معاویہؓ کو اگر بلاد کی شاہی نصیب ہو جائے تو میری دعا کا نتیجہ سمجھنا نیز چونکہ سلطنت کے معاملے میں تساہل ہو ہی جاتا ہے۔ اس لئے حضرت نے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی فرمادی کہ اے اللہ اسے عذاب سے بھی محفوظ رکھنا اور بحمد اللہ حضرت کی پیشین گوئی کے پورے کرنے کا سبب حضورﷺ کے گوشہ جگر نور بصرت جگر حضرت حسنؓ ہی بنے آپ نے اپنے دور میں رفع جدال وخصومت اور اتفاق واتحاد نیز امت کو افتراق انشقاق سے بچانے کی غرض سے اپنے والد سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد پوری امت مملکت اسلامیہ اپنے نانا کا ممبر و مصلی قضا ودارالقضاء امارت اور دارالامارت سیدنا معاویہؓ کے سپرد فرما کر اس پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ سیدنا معاویہؓ کے درمیان باہمی اختلاف جو جنگ ہوا وہ کوئی مذہبی اختلاف نہ تھا محض غلط فہمی کی بنا پر ایک وقتی سیاسی مسئلہ بن گیا تھا جس سے نہ تو سیدنا علیؓ کے ایمان پر زد پڑی اور نہ ہی سیدنا معاویہؓ کے ایمان پر۔ دونوں سچے مسلمان مسلمانوں کے رہنما اور مقتدا اور اپنے وقت کے دینی وجع اور ملجاء تھے۔ اب ثبوت ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

پہلا ثبوت: ''لما صلاح الحسن بن علی ابن ابی طالب معویته ابی ابن سفیان دخل علیه الناس خلامه بعضهم علی بیته فقال ویحکم لا تدرون ما عملت والله الذی عملت خیر لشیعتی۔ ''(احتجاج طبرسی ص۱۶۲)

ترجمہ: ''جب حضرت حسن بن علیؓ ابن ابی طالب نے حضرت معاویہؓ بن سفیان سے صلح کی تو لوگ ان کے پاس آئے اور بیعت کرنے پر باتیں کرنے لگے۔ پس آپ نے فرمایا افسوس ہے تم پر تمہیں خبر نہیں ہے۔ خدا کی قسم جو کچھ میں نے کیا میری جماعت کے لئے بہتر ہے۔''

(ف) اس میں علمی بیعتہ کے لفظ کا ترجمہ بار بار پڑھئے اور کسی نتیجے پر پہنچئے:

دوسرا ثبوت: ''قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول ان معاویته کتب الی الحسن ابن علی صلوات الله علیها ان اقدم انت والحسین و اصحاب علی فخرج قیس بن عبور بن عبادة الانصاری فقد موالشام ناذن لهم معاویته واعدلهم الخطبه فتال یا حسن قم فبامع فقام فبایع ثم قال للحسین علیه السلام قم فبایع فقام فبایع۔

ترجمہ: راوی نے کہا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ کی طرف لکھا کہ آپ حضرت حسینؓ اور اصحاب علیؓ کو لے کر آئے۔ پس وہ شام میں آئے تو ان کو حضرت معاویہؓ نے آنے کی اجازت دی اور ان کے لئے خطیب مقرر کئے۔ پس فرمایا اٹھئے یا حسنؓ بیعت کیجئے۔ پس حضرت

بقیہ صفحہ 7 پر

شب برات کی حقیقت

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ، واشهد ان لا اله الاالله وحده لاشريك له ، واشهد ان سيدنا وسندنا ونبينا ومولانا محمد عبده رسوله ﷺ واصحابه وبارك وسلم تسليما كثيرا كثيرا ، اما بعد!

شعبان کا مہینہ بہت ہی برکت والا ہے۔ اس ماہ میں ایک مبارک رات آنے والی ہے جس کا نام ''شب برات'' ہے۔ چونکہ اس رات کے بارے میں بعض حضرات کا خیال یہ ہے کہ اس رات کی کوئی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ اور اس میں جاگنا اور اس رات میں عبادت کو خصوصی طور پر باعث اجر وثواب سمجھنا بے بنیاد ہے۔ بلکہ بعض حضرات نے اس رات میں عبادت کو بدعت سے بھی تعبیر کیا ہے۔ اس لئے لوگوں کے ذہنوں میں اس رات کے بارے میں مختلف سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں کچھ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوا۔

دین اتباع کا نام ہے

اس سلسلے میں مختصراً گزارش ہے کہ جس چیز کا ثبوت قرآن میں یا سنت میں یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے آثار میں، تابعین بزرگان دین کے عمل میں نہ ہو، اس کو دین کا حصہ سمجھنا بدعت ہے۔ اور میں ہمیشہ یہ بھی کہتا رہا ہوں کہ اپنی طرف سے ایک راستہ گھڑ کر اس پر چلنے کا نام دین نہیں ہے۔ بلکہ دین اتباع کا نام ہے۔ کس کی اتباع؟۔ حضور ﷺ کی اتباع، آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی اتباع، تابعین اور بزرگان دین کی اتباع۔ اب اگر واقعتاً یہ بات درست ہو کہ اس رات کی کوئی فضیلت ثابت نہیں تو بے شک اس رات کو کوئی خصوصی اہمیت دینا بدعت ہوگا، جیسا کہ شب معراج کے بارے میں عرض کر چکا ہوں کہ شب معراج میں کسی عبادت کا ذکر قرآن وسنت میں موجود نہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ شب برات کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس کی کوئی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں، حقیقت یہ ہے کہ دس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے احادیث مروی ہیں۔ جن میں نبی کریم ﷺ نے اس رات کی فضیلت بیان فرمائی۔ لہٰذا جس کی فضیلت میں دس صحابہ کرام سے روایات مروی ہوں۔ اس کو بے بنیاد اور بے اصل کہنا بالکل غلط ہے۔

شب برات اور خیر القرون

امت مسلمہ کے خیر القرون ہیں یعنی صحابہ کرام کا دور، تابعین کا دور، تبع تابعین کا دور، اس میں بھی اس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ لوگ اس رات کے اندر عبادت کا خصوصی اہتمام کرتے رہے ہیں۔ لہذا اس کو بدعت کہنا یا بے بنیاد اور بے اصل کہنا درست نہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ یہ فضیلت والی رات ہے۔ اس رات میں جاگنا، اس میں عبادت کرنا باعث اجر وثواب ہے اور اس کی خصوصی اہمیت ہے۔

کوئی خاص عبادت مقرر نہیں

البتہ یہ بات درست ہے کہ اس رات عبادت میں کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں کہ فلاں طریقہ سے عبادت کی جائے۔ جیسے بعض لوگوں نے اپنی طرف سے ایک طریقہ گھڑ کر یہ کہہ دیا کہ شب برات میں اس خاص طریقے سے نماز پڑھی جاتی ہے مثلاً پہلی رکعت میں فلاں سورت اتنی مرتبہ پڑھی جائے۔ دوسری رکعت میں فلاں سورت اتنی مرتبہ پڑھی جائے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ یہ بالکل بے بنیاد بات ہے بلکہ نفلی عبادات جس قدر ہو سکے وہ اس رات میں انجام دی جائے۔ نفلی نماز پڑھیں قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ ذکر کریں، تسبیح پڑھیں، دعائیں کریں یہ ساری عبادتیں اس رات میں کی جاسکتی ہیں۔ لیکن کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں۔

اس رات میں قبرستان جانا

اس رات میں ایک اور عمل ہے جو ایک روایت سے ثابت ہے وہ یہ کہ حضور نبی کریم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے۔ اب چونکہ حضور ﷺ اس رات میں جنت البقیع میں تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے مسلمان اس بات کا اہتمام کرنے لگے کہ شب برات میں قبرستان جائیں۔ لیکن میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ ایک بڑی کام کی بات بیان فرمایا کرتے تھے۔ ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ فرماتے تھے کہ جو چیز رسول کریم ﷺ سے جس درجے میں ثابت ہو، اسی درجہ میں اسے رکھنا چاہئے اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ لہذا ساری حیات طیبہ میں رسول کریم ﷺ سے جنت البقیع جانا مروی ہے کہ آپ شب برات میں جنت البقیع تشریف لے گئے۔ چونکہ ایک مرتبہ جانا مروی ہے۔ اس لئے تم بھی اگر زندگی میں ایک مرتبہ چلے جاؤ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ہر شب برات میں جانے کا اہتمام کرنا، التزام کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا اور اس کے بغیر یہ سمجھنا کہ شب برات نہیں ہوئی یہ اس کو اس درجے سے آگے بڑھانے والی بات ہے۔ لہذا اگر کبھی کوئی شخص اس نقطہ نظر سے قبرستان چلا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تھے۔ میں بھی آپ کی اتباع میں جا رہا ہوں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اجر وثواب ملے گا۔ لیکن اس کے ساتھ یہ کرو کہ کبھی نہ بھی جاؤ، لہذا اہتمام اور التزام نہ کرو۔ اس کو اسی درجہ میں رکھو۔ اس سے آگے مت بڑھاؤ اور اس کے علاوہ دوسری نفل عبادت ادا کرلو۔

نوافل گھر پر ادا کریں

میں نے سنا ہے کہ بعض لوگ اس رات میں اور شب قدر میں نفلوں کی جماعت کرتے ہیں۔ پہلے صرف شبینہ با جماعت ہوتا تھا۔ اب سنا ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کی بھی جماعت ہونے لگی ہے۔ یہ صلوٰۃ تسبیح کی جماعت کسی طرح بھی ثابت نہیں۔ اس کے بارے میں ایک اصول سن لیجئے جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا کہ فرض نماز کے علاوہ اور ان نمازوں کے علاوہ جو حضور اقدس ﷺ سے با جماعت ادا کرنا ثابت ہیں، مثلاً تراویح، کسوف اور استسقاء کی نماز ان کے علاوہ ہر نماز کے بارے میں افضل یہ ہے کہ انسان اپنے گھر میں ادا کرے، صرف فرض نماز کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے اندر افضل نہیں، بلکہ سنت موکدہ قریب بواجب ہے کہ اس کو مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرے۔ لیکن سنت اور نفل میں اصل قاعدہ یہ ہے کہ انسان اپنے گھر میں ادا کرے۔ لیکن جب فقہا نے یہ دیکھا کہ لوگ گھر جا کر بعض اوقات سنتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے یہ بھی فرما دیا کہ اگر سنتیں چھوٹنے کا خوف ہو تو مسجد ہی میں پڑھ لیا کریں۔ تا کہ چھوٹ نہ جائیں۔ ورنہ اصل قاعدہ یہی ہے کہ گھر میں جا کر ادا کریں، اور نفل کے بارے میں تمام فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ نفل نماز میں افضل یہ ہے کہ اپنے گھر میں ادا کرے، اور نفلوں کی جماعت حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔ یعنی اگر جماعت سے نفل پڑھ لے تو ثواب کیا ملے گا۔ الٹا گناہ ملے گا۔

فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں

بات دراصل یہ ہے کہ فرائض دین کا شعار ہیں۔ دین کی علامت ہیں۔ لہٰذا ان کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنا ضروری ہے۔ کوئی آدمی یہ سوچے کہ اگر میں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا تو اس میں ریا کاری کا اندیشہ ہے۔ اس لئے گھر ہی میں نماز پڑھ لوں۔ اس کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ اس کو حکم یہ ہے کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھو۔ اس لئے کہ اس کے ذریعے دین اسلام کا ایک شعار ظاہر کرنا مقصود ہے۔ دین اسلام کی ایک شوکت کا مظاہرہ مقصود ہے۔ اس لئے اس کو مسجد ہی میں ادا کرو۔

نوافل میں تنہائی مقصود ہے

لیکن نفل ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق بس بندہ اور اس کے پروردگار سے ہے۔ بس تم ہو اور تمہارا پروردگار ہو جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تلاوت اتنی آہستہ کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ جس ذات سے یہ مناجات کر رہا ہوں، اس کو سنا دیا، اب دوسروں کو سنانے کی کیا ضرورت ہے؟ لہٰذا نفلی عبادت کا تو حاصل یہ ہے کہ وہ ہو اور اس کا پروردگار ہو، کوئی تیسرا شخص درمیان میں حائل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ میرا بندہ براہ راست مجھ سے تعلق قائم کرے، اس لئے نفلی عبادتوں میں جماعت اور اجتماع کو مکروہ قرار دے دیا، اور یہ حکم دے دیا کہ اکیلے آؤ، تنہائی اور خلوت میں

آؤ، اور ہم سے براہ راست رابطہ قائم کرو یہ خلوت اور تنہائی کتنا بڑا انعام ہے، ذرا غور تو کرو، بندہ کو کتنے بڑے انعام سے نوازا جارہا ہے، کہ خلوت اور تنہائی میں ہمارے پاس آؤ۔

تنہائی میں ہمارے پاس آؤ

بادشاہ کا ایک عام دربار ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت کی نماز اللہ تعالیٰ کا عام دربار ہے، دوسرا خاص دربار ہوتا ہے۔ جو خلوت اور تنہائی کا ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تم ہمارے عام دربار میں حاضری دیتے ہو تو اب ہم تمہیں خلوت اور تنہائی کا بھی موقع دیتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص اس تنہائی کے موقع کو جلوت میں تبدیل کردے اور جماعت بنادے تو ایسا شخص اس خاص دربار کی نعمت کی ناقدری کر رہا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرمارہے ہیں کہ تم تنہائی میں آؤ، ہم سے مناجات کرو، ہم تنہائی میں تمہیں نوازیں گے۔ لیکن تم ایک جم غفیر اکٹھا کر کے لے جارہے ہو۔

تم نے اس نعمت کی ناقدری کی

مثلاً اگر کوئی بادشاہ ہے، تم اس سے ملاقات کے لئے دربار میں گئے، وہ بادشاہ تم سے یہ کہے کہ آج رات کو ۹ بجے تنہائی میں میرے پاس آجانا، تم سے کچھ پرائیویٹ بات کرنی ہے، جب رات کے نو بجے تو آپ نے اپنے دوستوں کا ایک جمگھٹا اکٹھا کرلیا، اور سب دوستوں کو لے کر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوگئے بتائیے کہ آپ نے اس بادشاہ کی قدر کی یا ناقدری کی؟۔ اس نے تو تمہیں یہ موقع دیا کہ تم تنہائی میں میرے پاس آؤ، تم سے تنہائی میں باتیں کرنی تھیں، تمہیں خلوت میں خاص ملاقات کا موقع دینا تھا۔ اور اپنے ساتھ رابطہ اور تعلق استوار کرنا تھا اور تم پوری ایک جماعت بنا کر اس کے پاس لے گئے، تو یہ تم نے اس کی ناقدری کی۔

اس لئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفلی عبادت کی اس طرح ناقدری نہ کرو، نفلی عبادت کی قدر یہ ہے کہ تم ہو، اور تمہارا اللہ ہو، تیسرا کوئی نہ ہو، لہٰذا نفلی عبادات جتنی بھی ہیں، ان سب کے اندر اصول یہ بیان فرمایا کہ تنہائی میں اکیلے عبادت کرو، اس کے اندر جماعت مکروہ تحریمی ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو یہ ندا دی جارہی ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کی مغفرت کروں؟۔ اب اللہ تعالیٰ تو یہ فرمارہے ہیں کہ تنہائی میں میرے پاس آکر مجھ سے مانگو، لیکن ہم نے یہ کیا کہ شبینہ کا انتظام کیا، چراغاں کیا، اور لوگوں کو اس کی دعوت دی کہ میرے پاس آکر میری خلوت میں شریک ہوجاؤ، حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی ناقدری ہے، لہٰذا شبینہ ہو، یا صلوٰۃ التسبیح کی جماعت ہو، یا کوئی اور نفلی جماعت ہو، یہ سب ناجائز ہے۔

گوشۂ تنہائی کے لمحات

یہ فضیلت والی راتیں شور و شغب کی راتیں نہیں ہیں، میلے ٹھیلے کی راتیں نہیں، یہ اجتماع کی راتیں نہیں،

بلکہ یہ راتیں اس لئے ہیں کہ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلقات استوار کرلو اور تمہارے اور اس کے درمیان کوئی حائل نہ ہو۔

میان عاشق و معشوق رمزیست
کراما کاتبین را ہم خبر نیست

لوگ یہ عذر کرتے ہیں کہ اگر تنہائی میں عبادت کرنے بیٹھتے ہیں تو نیند آ جاتی ہے، مسجد میں شبینہ اور روشنی ہوتی ہے اور ایک جم غفیر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے نیند پر قابو پانے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ ارے! اس بات پر یقین کرو کہ اگر تمہیں چند لمحات گوشہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے میسر آ گئے تو وہ چند لمحات اس ساری رات سے بدر جہا بہتر ہیں جو تم نے میلے میں گزاری۔ اس لئے کہ تنہائی میں جو وقت گزارا وہ سنت کے مطابق گزارا، اور میلے میں جو وقت گزارا وہ خلاف سنت گزارا، وہ رات اتنی قیمتی نہیں، جتنے وہ چند لمحات قیمتی ہیں، جو آپ نے اخلاص کے ساتھ ریا کے بغیر گوشہ تنہائی میں گزار لئے۔

وہاں گھنٹے شمار نہیں ہوتے

میں ہمیشہ کہتا رہا ہوں کہ اپنی عقل کے مطابق کام کرنے کا نام دین نہیں اپنا شوق پورا کرنے کا نام دین نہیں، بلکہ ان کے کہنے پر عمل کرنے کا نام دین ہے، ان کی پیروی اور اتباع کا نام دین ہے، یہ بتاؤ کہ کیا اللہ تعالیٰ تمہارے گھنٹے شمار کرتے ہیں کہ تم نے مسجد میں کتنے گھنٹے گزارے؟۔ وہاں گھنٹے شمار نہیں کئے جاتے وہاں تو اخلاص دیکھا جاتا ہے اگر چند لمحات بھی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ میں میسر آ گئے، تو وہ چند لمحات ہی انشاء اللہ تعالیٰ بیڑا پار کردیں گے، لیکن اگر آپ نے عبادت میں کئی گھنٹے گزار دیئے مگر سنت کے خلاف گزارے تو اس کا کچھ بھی حاصل نہیں۔

اخلاص مطلوب ہے

میرے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب قدس سرہ بڑے کیف کے عالم میں فرمایا کرتے تھے کہ جب تم لوگ سجدے میں جاتے ہو تو سجدہ میں ''سبحان ربی الاعلی '' کئی مرتبہ کہتے ہو، لیکن مشین کی طرح زبان پر یہ تسبیح جاری ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کسی دن یہ کلمہ ''سبحان ربی الاعلی ''ایک مرتبہ اخلاص کے ساتھ دل سے نکل گیا تو یقین کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس ایک مرتبہ ''سبحان ربی الاعلی '' کی بدولت بیڑا پار کردیں گے۔

لہذا یہ مت خیال کرو کہ اگر تنہا گھر میں رہ کر عبادت کریں گے تو نیند آ جائے گی اس لئے کہ اگر نیند آ جائے تو سو جاؤ، لیکن چند لمحات جو عبادت میں گزارو، وہ سنت کے مطابق گزارو۔ حضور ﷺ کی سنت یہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن شریف پڑھتے پڑھتے نیند آ جائے تو سو جاؤ اور سو کر تھوڑی سی نیند پوری کرلو، اور پھر اٹھ جاؤ، اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نیند کی حالت میں قرآن شریف پڑھتے ہوئے تمہارے منہ سے کوئی لفظ غلط نکل جائے۔ لہذا ایک

آدمی ساری رات سنت کے خلاف جاگ رہا ہے اور دوسرا آدمی صرف ایک گھنٹے جاگا، لیکن سنت کے مطابق جاگا اور اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق جاگا، تو یہ دوسرا شخص پہلے شخص سے کئی درجہ بہتر ہے۔

ہر عبادت کو حد پر رکھو

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی گنتی نہیں ہے، بلکہ اعمال کا وزن ہے، وہاں تو یہ دیکھا جائے گا کہ اس کے عمل میں کتنا وزن ہے؟۔ لہذا اگر تم نے گنتی کے اعتبار سے اعمال تو بہت کر لئے۔ لیکن ان میں وزن پیدا نہیں کیا تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ نیند آ جائے تو پڑ کر سو جاؤ، اور پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پھر اٹھ کر عبادت میں لگ جاؤ، لیکن سنت کے خلاف کام نہ کرو، لہذا جو عبادت جماعت کے ساتھ جس حد تک ثابت ہو، اسی حد تک کرو، مثلاً فرض نماز کی جماعت ثابت ہے، رمضان المبارک میں تراویح کی جماعت ثابت ہے، رمضان المبارک میں وتر کی جماعت ثابت ہے، اسی طرح نماز جنازہ کی جماعت واجب علی الکفایہ ہے، عیدین کی نماز با جماعت ثابت ہے، نماز استسقاء اور نماز کسوف اگرچہ سنت ہے۔ لیکن ان دونوں میں چونکہ حضور اقدس ﷺ سے جماعت ثابت ہے اور شعائر اسلام میں سے ہیں۔ لہذا ان کو جماعت سے ادا کرنا، جائز ہے، ان کے علاوہ جتنی نمازیں ہیں، ان میں جماعت جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے تنہائی میں ملاقات کا جو اعزاز بخشا ہے یہ معمولی اعزاز نہیں ہے، اس اعزاز کی قدر کرنی چاہئے۔

عورتوں کی جماعت

ایک مسئلہ عورتوں کی جماعت کا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کی جماعت پسندیدہ نہیں ہے، چاہے وہ فرض نماز کی جماعت ہو یا سنت کی ہو یا نفل کی ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو یہ حکم فرمادیا ہے کہ اگر تمہیں عبادت کرنی ہے تو تنہائی میں کرو۔ جماعت عورتوں کے پسندیدہ نہیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ دین اصل میں شریعت کے اتباع کا نام ہے۔ اب یہ مت کہو کہ ہمارا تو اس طرح عبادت کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اس دل کے چاہنے کو چھوڑ دو۔ اس لئے کہ دل تو بہت سی چیزوں کو چاہتا ہے اور صرف دل چاہنے کی وجہ سے کوئی چیز دین میں داخل نہیں ہو جاتی۔ جس بات کو رسول اللہ ﷺ نے پسند نہیں کیا۔ اس کو محض دل چاہنے کی وجہ سے نہ کرنا چاہئے۔

شب برات اور حلوہ

بہر حال شب برات الحمدللہ فضیلت کی رات ہے اور اس رات میں جتنی عبادت کی توفیق ہو، اتنی عبادت کرنی چاہئے۔ باقی جو اور فضولیات اس رات میں حلوہ وغیرہ پکانے کی شروع کر لی گئی ہیں، ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں، اس لئے کہ شب برات کا حلوے سے کوئی تعلق نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ شیطان ہر جگہ اپنا حصہ لگا لیتا ہے اس نے سوچا کہ اس شب برات میں مسلمانوں کے گناہوں کی مغفرت کی جائے گی۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا

ہے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ اتنے انسانوں کی مغفرت فرماتے ہیں جتنے قبیلہ کلب کی بکریوں کے جسم پر بال ہیں۔

شیطان نے سوچا کہ اگر اتنے سارے آدمیوں کی مغفرت ہوگئی تو پھر تو میں لٹ گیا اس لئے اس نے اپنا حصہ لگادیا۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو سکھا دیا کہ شب برات آئے تو حلوہ پکایا کرو۔ ویسے تو سارے سال کے کسی دن بھی حلوہ پکانا جائز اور حلال ہے۔ جس شخص کا جب دل چاہے پکا کر کھالے۔ لیکن شب برات سے اس کا کیا تعلق؟۔ نہ قرآن میں اس کا ثبوت ہے۔ نہ حدیث میں اس کے بارے میں کوئی روایت نہ صحابہ کے آثار میں۔ نہ تابعین کے عمل میں اور بزرگان دین کے عمل میں کہیں اس کا تذکرہ نہیں۔ لیکن شیطان نے لوگوں کو حلوہ پکانے میں لگادیا۔ چنانچہ سب لوگ پکانے اور کھانے میں لگ گئے۔ اب یہ حال ہے کہ عبادت کا اتنا اہتمام نہیں جتنا حلوہ پکانے کا ہے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے کہ وہ یہ کہ میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ بدعات کی خاصیت یہ ہے کہ جب آدمی بدعات کے اندر مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کے بعد پھر اصل سنت کے کاموں کی توفیق کم ہوجاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو لوگ صلوٰۃ التسبیح کی جماعت میں دیر تک کھڑے رہتے ہیں۔ وہ لوگ پانچ وقت کی فرض نماز کی جماعتوں میں کم نظر آئیں گے اور جو لوگ بدعات کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ مثلاً حلوہ مانڈا کرنے اور کونڈے میں لگے ہوئے ہیں وہ فرائض سے غافل ہوتے ہیں۔ نمازیں قضا ہورہی ہیں۔ جماعتیں چھوٹ رہی ہیں۔ اس کی تو کوئی فکر نہیں۔ لیکن یہ سب کچھ ہورہا ہے۔

اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے سب سے زیادہ تاکید اس کی فرمائی تھی کہ جب کسی کا انتقال ہوجائے تو اس کی میراث شریعت کے مطابق جلدی تقسیم کرو۔ لیکن اب یہ ہورہا ہے کہ میراث تقسیم کرنے کی طرف تو دھیان نہیں ہے بدعات ہورہی ہیں۔ لہٰذا بدعات کی خاصیت یہ ہے کہ جب انسان اس کے اندر مبتلا ہوتا ہے تو سنت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور سنت والے اعمال کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے، آمین۔ بہر حال ان فضولیات اور بدعات سے تو بچنا چاہئے۔ باقی یہ رات فضیلت کی رات ہے اور اس رات کے بارے میں بعض لوگوں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس رات میں کوئی فضیلت ثابت نہیں۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے۔

پندرہ شعبان کا روزہ

ایک مسئلہ شب برات کے بعد والے دن یعنی پندرہ شعبان کے روزے کا ہے۔ اس کو بھی سمجھ لینا چاہئے۔ وہ یہ کہ سارا ذخیرہ حدیث میں اس روزے کے بارے میں صرف ایک روایت میں ہے کہ شب برات کے بعد والے دن روزہ رکھو لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔ لہٰذا اس روایت کی وجہ سے خاص اس پندرہ شعبان کے روزے کو سنت یا مستحب قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں۔ البتہ پورے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے۔ یعنی یکم شعبان سے ستائیس شعبان تک روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے۔ لیکن ۲۸ اور ۲۹ شعبان کو حضور ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ رمضان سے ایک دو روز پہلے روزہ مت رکھو۔ تاکہ رمضان کے روزوں کے لئے

انسان نشاط کے ساتھ تیار رہے۔ لیکن یکم شعبان سے ۲۷ شعبان تک ہر دن روزہ رکھنے میں فضیلت ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ پندرہ تاریخ ایام بیض میں سے بھی ہے اور حضور اقدس ﷺ اکثر ہر ماہ کے ایام بیض میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ یعنی ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخ کو لہٰذا اگر کوئی شخص ان دو وجہ سے ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھے، ایک اس وجہ سے ہے کہ یہ شعبان کا دن ہے، دوسرے اس وجہ سے کہ ۱۵ تاریخ ایام بیض میں داخل ہے۔ اگر اس نیت سے روزہ رکھے تو انشاءاللہ تعالیٰ موجب اجر ہوگا۔ لیکن خاص پندرہ تاریخ کی خصوصیت کے لحاظ سے اس روزہ کو سنت قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں۔ اسی وجہ سے اکثر فقہاء کرام نے جہاں مستحب روزوں کا ذکر کیا ہے، وہاں محرم کی دس تاریخ کے روزے کا ذکر کیا ہے۔ یوم عرفہ کے روزے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن پندرہ شعبان کے روزے کا علیحدہ سے ذکر نہیں کیا۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ شعبان کے کسی بھی دن روزہ رکھنا افضل ہے، بہر حال اگر اس نقطہ نظر سے کوئی شخص روزہ رکھ لے تو انشاءاللہ تعالیٰ اس پر ثواب ہوگا باقی کسی دن کی کوئی خصوصیت نہیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ ہر معاملے کو اس کی حد کے اندر رکھنا ضروری ہے، ہر چیز کو اس کے درجہ کے مطابق رکھنا ضروری ہے۔ دین اصل میں حدود کی حفاظت ہی کا نام ہے۔ اپنی طرف سے عقل لڑا کر آگے پیچھے کرنے کا نام دین نہیں۔ لہٰذا اگر ان حدود کی رعایت کرتے ہوئے کوئی شخص روزہ رکھے تو بہت اچھی بات ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر اجر وثواب ملے گا لیکن اس روزے کو باقاعدہ سنت قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بحث ومباحثہ سے پرہیز کریں

یہ شب برات اور اس کے روزے کے احکام کا خلاصہ ہے۔ بس ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے عمل کیا جائے۔ باقی اس بارے میں بہت زیادہ بحث ومباحثے میں نہیں پڑنا چاہئے۔ آج کل یہ مسئلہ کھڑا ہوگیا کہ اگر کسی نے کوئی بات کہہ دی تو اس پر بحث ومباحثہ شروع ہوگیا حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ جب کسی ایسے شخص سے کوئی بات سنی ہے جس پر آپ کو اعتماد اور بھروسہ ہے تو بس اسی پر عمل کرلو۔ کوئی دوسرا شخص دوسری بات کہتا ہے تو پھر بحث میں مت پڑو۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے بحث میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔

یہ مذہبی بحث جس میں فضول وقت ضائع ہو اس سے کچھ حاصل نہیں اور جن لوگوں کے پاس فالتو عقل ہوتی ہے وہ اس قسم کی بحث ومباحثے میں پڑتے ہیں۔ اس لئے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جس عالم پر تم کو بھروسہ ہو۔ اس کے کہنے پر عمل کرلو۔ انشاءاللہ تعالیٰ تمہاری نجات ہو جائے گی۔ اگر کوئی دوسرا عالم دوسری بات کہہ رہا ہے تو پھر تمہیں اس میں الجھنے کی ضرورت نہیں۔ بس سیدھا راستہ یہی ہے۔

رمضان کے لئے پاک صاف ہو جاؤ

بہر حال حقیقت یہ ہے کہ اس رات کی فضیلت کو بے اصل کہنا غلط ہے اور مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ شب برات رمضان المبارک سے دو ہفتے پہلے رکھی ہے۔

بقیہ صفحہ 44 پر

قسط نمبر 5

اسلام مذہب میں اعتدال......و رواداری یا انتہا پسندی

ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

بھارت

برصغیر پر بد قسمتی سے ایک طویل عرصہ تک انگریز حکمران رہے۔ ہندوستان میں رہتے ہوئے انگریز کی کیا پالیسی تھی؟۔ جناب جانباز مرزا اپنی تالیف ''انگریز کے باغی مسلمان'' میں رقمطراز ہیں کہ الٰہ آباد کے کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل جان کرک نے ۱۸۵۷ء کی ناکام جنگ آزادی کے فوراً کہا تھا کہ:

''ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہندوستان میں موجودہ مذاہب اور نسلوں کی صورت میں جو اختلاف ہے اسے پوری طاقت سے صرف کر کے برقرار رکھا جائے اور اسے کسی صورت ختم نہیں ہونا چاہئے۔ آئندہ حکومت ہند کا سب سے بڑا اصول ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' ہونا چاہئے۔''

پھر انگریز نے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا۔ پروفیسر سید محمد سلیم ''تاریخ نظریہ پاکستان'' میں لکھتے ہیں:

''ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ایلن باور نے اپنی حکومت کی پالیسی بیان کرتے ہوئے صاف الفاظ میں کہا تھا'' میں اس حقیقت سے آنکھیں بند نہیں کر سکتا کہ یہ نسل (مسلمان) بنیادی طور پر ہماری دشمن ہے اس لئے ہماری صحیح پالیسی یہ ہے کہ ہندوؤں کو خوش کیا جائے۔''

ہندوؤں میں مسلمانوں کے خلاف کتنا تعصب تھا؟۔ مہاشہ پرتاب سنگھ کی زبانی سنئے:

۱۹۲۷ء میں سکھر میں ایک جلسہ عام سے خطاب کے دوران مہاشہ پرتاب سنگھ نے علی الاعلان ہندوؤں کو کہا تھا کہ: ''اگر تم ایک گائے کی خاطر کراچی سے لے کر مکہ تک تمام مسلمانوں کو ختم کر دو تو بھی تھوڑا ہے۔ ہندو دھرم میں جانوروں کا گوشت کھانا منع ہے۔ لیکن مسلمانوں کا خون پینا جائز ہے۔ کسی ہندو کو اس کے پینے میں پس و پیش نہیں کرنی چاہئے۔''

ہندو مت کی انتہاء پسندی کے باعث برصغیر کئی ملکوں میں تقسیم ہوا۔ ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ بابری مسجد شہید کی گئی۔ ہزاروں مسجدوں میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ آئے دن ہندو انتہاء پسند تنظیمیں مشہور مساجد کو مندروں میں تبدیل کرنے کے اعلانات کر رہی ہیں۔ کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔

اس کے علاوہ سکھوں کا قتل عام کر کے ان کے مذہبی ومقدس مقام ''گولڈن ٹمپل'' کو برباد کیا گیا۔ عیسائی اقلیتوں کا قتل عام اور ان کے گرجوں کا انہدام کیا گیا۔ نچلی ذات کے ہندوؤں کے ساتھ جانوروں سے بدترین سلوک کیا جارہا ہے۔ بھلا جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ان سے دوسرے کے بارے میں رواداری اور برداشت کی توقع کس طرح کی جاسکتی ہے؟۔ ہندوؤں کی انتہاء پسندی نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہے بلکہ وہ اپنے سوا کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہاں آسٹریلیا کے گراہم اسٹیوارٹ کو زندہ جلا دیا گیا۔ ۲۵ دسمبر تا ۴ جنوری ۱۹۹۸ء آٹھ گرجا گھر جلائے گئے۔ عیسائی خاتون سے گینگ ریپ کیا گیا۔ اڑیسہ میں دو سو عیسائی مکانات نذر آتش کئے گئے۔ کیرالہ میں دو پادری ہلاک کئے گئے۔

اس کے بالمقابل اہل پاکستان کا حوصلہ دیکھئے کہ قیام پاکستان کے بعد ۳۱ جنوری ۱۹۴۸ء کو بھارتی آنجہانی لیڈر مہاتما گاندھی کے قتل کی وجہ سے پاکستان میں سوگ منانے کے لئے سرکاری دفاتر بند رہے۔

بھارتی ریاست گجرات میں یکم مارچ ۲۰۰۲ء میں ہندو مسلم فسادات بھڑک اٹھے جس کی وجہ سے مرکزی شہر احمد آباد سمیت ۲۶ شہروں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا جو بعد ازاں ۳۷ شہروں تک بڑھا دیا گیا۔ اس کے باوجود ہندو انتہاء پسند تنظیموں نے دل کھول کر مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ واقعات کے مطابق احمد آباد کے علاقہ گل مارک میں ایک مسلمان وزیر سمیت ۳۸ مسلمانوں کو ایک مکان میں بند کر کے آگ لگا دی گئی جس سے تمام مسلمان زندہ جل گئے۔ جرمنی ریڈیو کے مطابق احمد آباد کے مسلمان اکثریتی آبادی والے علاقے میں ایک گھر یا مسجد ایسی نہیں تھی جو ہندو بلوائیوں کے جنون اور آتش انتقام سے محفوظ رہی ہو۔ ان فسادات کی وجہ سے ایک لاکھ مسلمان متاثر ہوئے۔

مسئلہ کشمیر

برطانیہ نے ۱۹۴۷ء میں برصغیر کو دو ملکوں میں تقسیم کیا مگر ریاست جموں وکشمیر کے عوام کی خواہشات کے برعکس اس کا الحاق ہندوستان کے ساتھ کر کے دونوں ملکوں کو ہمیشہ کے لئے الجھا دیا۔ بھارت ریاست و جموں کشمیر میں استصواب رائے کا سلامتی کونسل میں وعدہ کرنے کے بعد اس وعدہ سے مکر گیا ہے۔ اس چپقلش کے باعث پاک بھارت کے درمیان ۱۹۴۸ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگیں ہو چکی ہیں۔ بھارت کی سات لاکھ فوج ریاست جموں و کشمیر میں برسر پکار ہے۔ تحریک آزادی کشمیر میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء کی تعداد کے حوالے سے ایک رپورٹ کے مطابق کشمیر میں بھارتی فوج نے گزشتہ ۱۵ برس کے دوران ریاستی دہشت گردی کی بدترین کاروائیوں میں ۸۷،۶۷۸ کشمیری شہید کر دیئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق شہید ہونے والوں میں سے ۶،۵۶۱ کو دوران حراست شہید کیا گیا۔ اس عرصہ کے دوران ۲۹۷،۲ عفت مآب خواتین کی بے حرمتی کی گئی اور ایک لاکھ چار ہزار تین سو اسی سے زائد مکانات اور دکانیں جلا کر خاکستر کر دی گئیں۔ بھارتی فوج کی ریاستی دہشت گردی کی وجہ سے اس عرصہ کے دوران ۲۱،۸۲۶ خواتین بیوہ جبکہ ۱،۰۵،۲۱۰ بچے یتیم ہو چکے ہیں۔ اس وقت ۵۵۴،۷ کشمیری

بھارت نواز مقبوضہ کشمیر کی مختلف جیلوں میں نظر بند ہیں۔ دریں اثناء بھارتی فوجیوں نے سال ۲۰۰۳ء کے دوران ۲۸۹۸ افراد کو شہید کیا جن میں سے ۲۹۴ افراد کو حراست کے دوران شہید کیا گیا۔ بھارتی فوجیوں نے اس عرصہ کے دوران ۲۰۶۰ مکانات اور دکانوں کو جلایا۔ ریاستی دہشت گردی کی کارروائیوں کے نتیجہ میں گزشتہ سال ۶۵۱ عورتیں بیوہ ہوئیں۔ جبکہ ۲۱۶۹ سے زیادہ بچے یتیم ہوئے۔ سال ۲۰۰۳ء میں ۳۰۰ سے زیادہ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔

عصر حاضر کے مسلمانوں میں مذہبی انتہاء پسندی

اسلام جو کہ منتشر قبائل کو یکجا کرنے اور مختلف افکار و نظریات کو عقیدۂ توحید کے ایک مرکز پر جمع کرنے آیا تھا اور تاریخ نے دیکھا کہ خون کے پیاسے بھائی بھائی بن گئے اور ایک دوسرے پر اپنی جان اور مال خرچ کرنے کی سعادت سمجھنے لگے۔ رسول اکرم ﷺ کی پوری زندگی اس پر خود عیاں ہے کہ منافقین سے درگزر کیا۔ مجرمین اور ذات کے دشمنوں سے چشم پوشی کی تاکہ امت میں وحدت قائم رہے اور وہ افتراق و انتشار کا شکار نہ ہو۔ آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا اور فرمایا کہ مسلمان مسلمان کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے جس کے ایک حصے نے دوسرے حصے کو مضبوط کیا ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے آج مسلمان ان تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آپس میں ہی دست و گریباں ہیں۔ وہ امت جو ہر لحاظ سے ناقابل تقسیم وحدت تھی اور جسے بنیان مرصوص بن کر زمانے میں اسلام کے پیغام کو پوری انسانیت تک پہنچانا تھا آج وہ خود افتراق اور تشتت کا شکار ہے۔ مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اور گروہ مسلکوں کی بنیاد پر ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہیں اور چھوٹے چھوٹے فروعی اختلافات کی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ غیر مسلموں والا سلوک شروع کر رکھا ہے جو کہ انتہائی خطرناک بات ہے۔

کسی معاملہ میں اختلاف رائے کا ہونا بذات خود مذموم نہیں کیونکہ اختلاف رائے سے تحقیق کی نئی جہتیں کھلتی ہیں اور انسانی ذہن کے مختلف تر پہلو سامنے آتے ہیں لیکن اختلاف رائے کو اتنا بڑھا دینا کہ باہمی نزاع اور جنگ و جدال تک نوبت پہنچ جائے بہر حال مذموم اور ناپسندیدہ ہے۔ غیر منصوص احکام میں اختلاف رائے خود رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں بھی ہوتا تھا اسی طرح حضرات خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے عہد میں جب نئے نئے مسائل سامنے آتے جن کا قرآن و احادیث میں صراحتاً حکم مذکور نہ تھا ان کے درمیان اختلاف رائے ہوا لیکن بات کبھی مستقل جھگڑوں، فرقہ بازیوں اور ایک دوسرے کی تفسیق و تکفیر تک نہیں پہنچی جیسے کہ آج کل ہو رہا ہے۔ ایک گروہ فروعی اور جزوی اختلاف کی بنا پر دوسرے گروہ کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دیتا ہے۔ بلکہ اس قتل کو کار ثواب اور جہاد بتاتا ہے اور یہی نہیں بلکہ جو انہیں کافر نہ مانے اسے بھی کافر سمجھتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اس فتنہ کے سدباب کے لیے فرمایا تھا۔

ثلاث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ۔ لا تکفرہ بذنب ولا

تخریجہ من الاسلام بعمل ‘‘.... تین چیزیں اصل ایمان ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے اس کو کافر کہنے سے باز رہا جائے۔ کسی گناہ کے سبب اسے کافر قرار نہ دیا جائے اور کسی عمل کے سبب اسلام سے خارج نہ کیا جائے۔‘‘

فقہائے اسلام نے کفر کے حوالہ سے اصول بیان کیا ہے: ’’من قواعد اهل السنة ان لا يكفر واحد من اهل القبلة . ‘‘..... ’’اہل سنت کے بنیادی قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہا جاوے۔‘‘

’’وعن ابی حنیفة لا نكفر اهل القبلة بذنب . ‘‘..... ’’اور امام اعظم ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ ہم اہل قبلہ کو کسی گناہ کے سبب کافر نہیں ٹھہراتے۔‘‘

اسلام میں مذہبی رواداری اور مستشرقین کے اعترافات

اسلام مذہبی رواداری، اعتدال اور عدم تشدد کا حامل دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے ہمیشہ نہ صرف یہود و نصاریٰ کے ساتھ بلکہ مجوس و مشرکین کے ساتھ بھی رواداری کا سلوک برتا ہے۔ بدقسمتی سے اہل مغرب نے ہمیشہ اسلام اور ہادی اسلام حضرت محمد ﷺ کو بے جا الزامات کے ذریعہ بدنام کرنے کی کوشش کی ہے جس بات کا اعتراف خود انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار لفظ ’’محمد‘‘ کے تحت کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"Few great men have been so maligned as Muhammad. Christian scholars of medieval Europe painted him as an impostor, a lecher and a man of blood. A corruption of his name, "mahound" even came to signify the devil".

’’بہت کم بڑے لوگوں کو اتنا بدنام کیا گیا ہے جتنا کہ محمد (ﷺ) کو بدنام کیا گیا ہے۔ قرون وسطیٰ کے یورپ کے مسیحی علماء نے ان کو فریبی، عیاش اور خونی انسان کے روپ میں پیش کیا۔ حتیٰ کہ آپ کے نام کا ایک بگڑا ہوا تلفظ مہاونڈ (نعوذ باللہ) شیطان کے ہم معنی بنا دیا گیا ہے۔‘‘

مسلمانوں کو آج کل ایک طعنہ بنیاد پرستی (Fundamentalism) کا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بنیاد پرستی کی ابتداء آج سے تقریباً ایک صدی پہلے خود عیسائیت کے ہاں ہوئی تھی۔ مشہور برطانوی مصنفہ کیرن آرمسٹرانگ اپنی کتاب "The Battle for God" میں لکھتی ہیں:

’’ولیم بیل ریلے نے ۱۹۱۹ء میں امریکی ریاست فلاڈیلفیا میں ایک عیسائی کانفرنس منعقد کی جس میں تمام پروٹسٹنٹ فرقوں سے تعلق رکھنے والے چھ ہزار مندوبین نے شرکت کی اور ورلڈ کرسچین فنڈامنٹلز

ایسوی ایشن'' کو باقاعدہ طور پر قائم کیا گیا۔ اس کے فوری بعد ریلے نے چودہ مقرروں اور انجیل گانے والوں کے ایک طائفے کے ساتھ پورے امریکہ میں اٹھارہ شہروں کا ایک انتہائی منظم دورہ کیا.......... ریلے نے کہا کہ یہ محض کوئی الگ تھلگ جنگ نہیں بلکہ 'یہ تو ایک لامختتم جنگ ہے۔''

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں اس کا اعتراف مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:

"Fundamentalist and Evangelical comprise a mixed group of theologically conservative communions that stress the full, and often verbal, inspiration of the Bible and its complete authority over faith and practice"

''بنیاد پرست اور مقدس انجیلی مبلغین ایک ایسے گروہ پر مشتمل ہے جو مذہبی قدامت پرستی کے تانے بانے سے بنا ہے۔ یہ گروہ زیادہ تر کتاب مقدس بائیبل (انجیل) کے لفظی معنی اور اس کے ٹھیٹ عمل پر زور دیتا ہے۔''

دوسری بنیاد پرست تنظیم یہودی پارٹی ''اگودات اسرائیل'' (اسرائیل کا اتحاد Agudat Israil) کی تھی۔ یہ ۱۹۱۲ء میں مسنیگڈی اور گر کے ہیسڈم نے قائم کی تھی۔ ۷۰ء سے لے کر اس وقت تک اٹھارہ صدیوں بعد پہلی مرتبہ یہود متحد ہوئے تھے۔ اس تنظیم نے توراۃ کی اساس پر ایک الٰہی ریاست کی تشکیل کا نظریہ اور اس کے لئے عملی جدوجہد شروع کی تھی۔

جہاں تک انتہاء پسندی کا تعلق ہے تو اس کی ایک بنیادی وجہ اصل الٰہی تعلیمات کو بگاڑنا اور اپنے پیغمبروں کے مقدس مشن اور راستے سے انحراف ہے۔ اگر یہود و نصاریٰ اپنے اپنے دین میں تحریف نہ کرتے تو آج آسمانی مذاہب والے کم از کم بنیادی آسمانی عقائد پر متفق ہوتے۔ مولانا عبدالکریم پاریکھ اپنی کتاب ''یہودیت...... قرآن کی روشنی میں'' میں مذہبی انتہاء پسندی کے اسباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی۔ جس کی وجہ سے اصلی تعلیمات معدوم ہوگئیں اور حق و باطل کی آمیزش ہوگئی۔ اگر یہود و نصاریٰ اس فعل قبیح کا ارتکاب نہ کرتے تو آج آسمانی مذاہب والے بنیادی آسمانی تعلیمات پر متفق ہوتے۔

مذہبی انتہاء پسندی کی دوسری وجہ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ پیغمبر آخر ﷺ کا انکار کرتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کے ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام سابقہ انبیاء پر ایمان لانا فرض ہے۔ اگر وہ بھی پیغمبر آخر الزماں ﷺ کو تسلیم کر لیتے۔ جیسے کہ ان کی آسمانی کتب میں تصریحات اور پیشگوئیاں موجود ہیں تو اصلاح کی راہ نکل آتی۔

یہود و نصاریٰ الٰہی احکام کو پس پشت ڈال کر خود اپنے دین کے ٹھیکیدار بن گئے تھے۔ تحریف و تبدیل کی حد

کرنے کے علاوہ انہوں نے اپنے مذہبی پیشرووں کو بے حد مذہبی اختیارات دیئے تھے۔ یہاں تک کہ عیسائیت میں گناہوں کا بخشنا اور جنت و دوزخ الاٹ کرنا پادریوں کا کام بن گیا تھا۔ چودھری غلام رسول ’’مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ:

’’عیسائیوں کا پوپ سے متعلق یہ عقیدہ تھا کہ وہ خدا کا نائب اور عیسیٰ کا قائم مقام ہے اس کا نہ کوئی فیصلہ غلط ہوسکتا ہے نہ اس کے کسی حکم پر تنقید کی جاسکتی ہے۔ وہ گناہگاروں کے گناہ معاف کرسکتا ہے۔ اس عقیدے نے آہستہ آہستہ معافی ناموں کی صورت اختیار کرلی۔ معافی نامے عام بکنے شروع ہوگئے۔ شہر شہر، قریہ قریہ معافی ناموں کی ایجنسیاں قائم کردی گئیں۔ ہر گناہ کے لئے الگ قیمت کا معافی نامہ ہوتا تھا۔ ان معافی ناموں کو خرید کر نہ صرف زندہ لوگ اپنے گناہ معاف کرواتے تھے بلکہ اپنے فوت شدہ والدین کے گناہوں کی بخشش کے لئے بھی خریدے جاتے تھے۔ مغفرت نامے فروخت کرنے والے گلی کوچوں میں آواز لگا کر فروخت کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب معافی ناموں کی تجارت عام ہوگئی تو تمام مسیحی یورپ اور کلیساء خاص طور پر گناہوں اور جرائم کی دلدل میں پھنس گیا۔‘‘

عیسائیت کی یہی وہ انتہاء پسندانہ باتیں تھی جن کے خلاف مذہب عیسائیت میں مارٹن لوتھر ایک مصلح کی حیثیت سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جس کا ردعمل ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ۲۸۶ مذہبی علماء کو زندہ جلا دیا گیا تھا اور تقریباً ایک لاکھ افراد کو لقمہ اجل بنادیا گیا تھا۔

تاریخ انسانیت میں یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ کوئی مذہب یا نظریہ تلوار کے بغیر نہیں پھیلا۔ گویا تلوار اور جنگ غلبہ دین اور افکار ونظریات کی ترویج کے لئے ایک ضروری چیز رہی ہے مگر اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے جنگ کے اصول مقرر کئے۔ ورنہ اسلام سے قبل دیگر مذاہب والے مفتوحہ اقوام پر جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے تھے اس کی کچھ مثالیں اس سے قبل سطور میں گزرچکی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے دور جاہلیت کے تمام وحشیانہ جنگی طریقوں کو منسوخ کردیا اور ایسے قوانین نافذ فرمائے جو آج بھی احترام آدمیت کا درس دیتے ہیں۔ ان قوانین کے مطابق جنگ کے دوران عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے قتل، عبادت گاہوں اور فصلوں کی تباہی وبربادی اور دشمنوں کے ہاتھ' پاؤں' ناک کان وغیرہ کے کاٹنے پر پابندی لگادی گئی۔

رسول اکرم ﷺ کی وسعت ظرفی اور دوسروں کو برداشت کرنے کی اعلیٰ ترین مثال یہود کے مقدس مقام کوہ سینا (مصر) کے ساتھ عیسائیوں کا کلیساء ’’سینٹ کیتھرائن‘‘ کی حفاظت اور عیسائیوں کے حقوق کے بارے میں ایک نامہ مبارک تحریر فرمانا ہے۔ حسن اتفاق سے آج تک یہ کلیساء موجود ہے اور اس کے ساتھ ہی تاریخ میں آپ ﷺ کا نامہ مبارک بھی اصل حالت میں موجود ہے۔

ڈاکٹر حافظ محمد ثانی اپنی کتاب رسول اکرم ﷺ اور رواداری میں رقمطراز ہیں کہ: ۶۲۷ء میں پیغمبر اسلام ﷺ نے سینٹ کیتھرائن متصل کوہ سینا کے راہبوں اور تمام عیسائیوں کو پوری آزادی اور وسیع حقوق عطا کئے اور مسلمانوں کو تاکید کی کہ وہ:

۱..... عیسائیوں کے گرجاؤں، راہبوں کے مکانوں اور نیز زیارت گاہوں کو ان کے دشمن سے بچائیں۔

۲..... تمام مضر اور تکلیف رساں چیزوں سے پوری طور پر ان کی حفاظت کریں۔

۳..... ان پر بے جا ٹیکس نہ لگایا جائے۔

۴..... کسی کو اپنی حدود سے خارج نہ کیا جائے۔

۵..... کوئی عیسائی اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

۶..... کسی راہب کو اپنی خانقاہ سے نہ نکالا جائے۔

۷..... کسی زائر کو اپنی زیارت سے نہ روکا جائے۔

۸..... مسلمانوں کے مکان اور مسجد بنانے کی غرض سے عیسائیوں کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں۔''

اسلام نے تلوار کی زد کو میدان جنگ میں محض برسرپیکار افراد تک محدود رکھا اور دوسرے لوگوں سے تعرض نہ کرنے کی تاکید کی ہے۔ ڈاکٹر خالد علوی ''انسان کامل ﷺ'' میں لکھتے ہیں کہ:

''محاربین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک اہل قتال (Combatants) اور دوسرے غیر اہل قتال (Non-combatants)۔ اہل قتال وہ ہیں جو عملاً جنگ میں حصہ لیتے یا عقلاً وعرفاً حصہ لینے کی قدرت رکھتے ہیں۔ یعنی جوان مرد اور غیر اہل قتال وہ ہیں جو عقلاً وعرفاً جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے یا عموماً نہیں لیا کرتے۔ مثلاً عورتیں، بچے، بوڑھے، بیمار، زخمی، اندھے، مقطوع الاعضا، مجنون، سیاح، خانقاہ نشین، زاہد، معبدوں اور مندروں کے مجاور اور ایسے ہی دوسرے بے ضرر لوگ۔ اسلام نے (دوران جنگ) طبقہ اول کے لوگوں کو قتل کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور طبقہ دوم کے لوگوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ: ''خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب فوجیں شام کی طرف روانہ کیں تو ان کو دس ہدایات دیں۔ وہ ہدایات اسلامی تعلیمات جنت کا ملخص ہیں۔ وہ ہدایات یہ ہیں:

(۱)..... عورتیں، بچے اور بوڑھے قتل نہ کئے جائیں۔ (۲)..... مثلہ (اعضاء کا کاٹنا) نہ کیا جائے۔ (۳)..... راہبوں اور عابدوں کو نہ ستایا جائے اور نہ ان کی عبادت گاہیں مسمار کی جائیں۔ (۴)..... کوئی پھل دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ کھیتیاں جلائی جائیں۔ (۵)..... آبادیاں ویران نہ کی جائیں۔ (۶)..... جانوروں کو ہلاک نہ کیا جائے۔ (۷)..... بدعہدی سے ہر حال میں احتراز کیا جائے۔ (۸)..... جو لوگ اطاعت کریں ان کی

جان و مال کا وہی احترام کیا جائے جو مسلمانوں کی جان و مال کا کیا جاتا ہے۔(۹)...... اموال غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔(۱۰) جنگ میں پیٹھ نہ پھیری جائے۔

۱۶ھ ۶۳۷ء میں جب مسلمانوں نے پہلی مرتبہ بیت المقدس کو فتح کیا تو حضرت عمرؓ نے انتہائی رواداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل امان نامہ لکھ کر دیا تھا۔

''یہ وہ امان ہے جو اللہ کے بندے امیر المومنین عمرؓ نے ایلیاء کے لوگوں کو دیا۔ یہ امان ان کی جان، مال، گرجے، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام اہل مذاہب کے لئے ہے۔ ان کے گرجوں میں نہ سکونت اختیار کی جائے گی اور نہ ہی وہ گرائے جائیں گے۔ اور نہ ان کو اور ان کے احاطوں کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ نہ مذہب کے معاملہ میں ان پر جبر کیا جائے گا۔ نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔''

اسلام میں ہر مذہب کے ماننے والوں کو پرسنل لاء اور کلچر میں آزادی دی گئی ہے۔ امام ابوعبیدہ کتاب الاموال میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''هم احرار فی شهاداتهم ومناكحاتهم ومواريثهم وجمع احكامهم.'' ...... ''یعنی یہ لوگ اپنی شہادت کے احکام، نکاح کے معاملات، وراثت کے قوانین اور دوسرے تمام مذہبی احکام میں آزاد ہوں گے۔''

اسلام میں دوسرے مذاہب، ان کے مذہبی پیشواؤں اور عبادت خانوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ امام ابویوسف کتاب الخراج میں فرماتے ہیں کہ: ''لا يهدم لهم بيعته ولا يمنعون من ضرب النواقيس الا فی اوقات الصلوت ولا من اخراج الصلبان فی يوم عيدهم.'' ...... ''یہودیوں اور عیسائیوں کے عبادت خانے نہ گرائے جائیں۔ یہ لوگ ناقوس بجانے سے نہ روکے جائیں۔ البتہ نماز کے اوقات مستثنیٰ رہیں گے اور ان کو ان کی عید کے دن صلیب نکالنے سے نہ روکا جائے۔''

خنزیر اور شراب کے اسلام میں سخت حرمت کے باوجود یہ حکم رکھا گیا کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کے خنزیر یا شراب کو ضائع کرے گا تو وہ اس کا تاوان بھرے گا۔

اسلام کے ان احکام اور عادلانہ و فراخدلانہ اقدامات کو دیکھ کر مستشرقین اسلامی رواداری کے اعتراف پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ فرانسیسی مستشرق موسیو سیڈ لیٹ (M.Sedillet) خلاصہ تاریخ عرب میں لکھتا ہے کہ: ''جو لوگ اسلام کو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں ان کے ضمیر کے تاریک ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ وہ ان صریح علامات کو نہیں دیکھتے جن کے اثر سے عربوں کی وہ تمام بری خصلتیں مٹ گئیں جو مدت دراز سے سارے ملک میں رائج تھیں۔ انتقام لینا، خاندانی عداوت کو جاری رکھنا، کینہ پروری اور جور و ظلم، دختر کشی وغیرہ جیسی مذموم رسومات کو

قرآن نے مٹا دیا۔ ان میں سے اکثر چیزیں پہلے بھی یورپ میں تھی اور اب بھی ہیں۔‘‘

پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ (T.W. Arnold) اپنی کتاب The Preaching of Islam میں اعتراف کرتا ہے کہ:

’’اگر اسلام جلوہ گر نہ ہوتا تو دنیا شائد زمانہ دراز تک انسانیت، تہذیب اور شائستگی سے روشناس نہ ہوتی۔ یہ امر واقع ہے کہ آج دنیا میں مساوات، امداد باہمی، علمی جدوجہد اور نوع انسانی کے ساتھ ہمدردی کی جو تحریکیں جاری ہیں وہ سب کی سب اسلام ہی سے مستعار لی گئی ہیں۔ اسلام نے جلوہ گر ہو کر حکومتی نظاموں کا ڈھانچہ بدل دیا۔ دنیا کے اقتصادی نظام میں انقلاب برپا کر دیا۔ اسلام نے ایک ایسا مکمل نظام حیات پیش کیا جو مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے ایک رحمت ثابت ہوا۔ یہ ایسی خوبیاں ہیں جن کے سامنے نہ صرف میری بلکہ ہر انصاف پسند انسان کی گردن جھک جانی چاہیے۔‘‘

دشمنان اسلام، اسلام کے بارے میں یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ حالانکہ اسلام بلند اخلاق و کردار اور دل کو موہ لینے والے انسانی اقدار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ تاریخ میں کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ اسلام کو کسی پر زبردستی ٹھونسا گیا ہو۔ اس کے بالمقابل عیسائیت کے بزور بازو پھیلانے کے شواہد موجود ہیں۔ مولانا مودودی نے اپنی کتاب ’’نصرانیت .... قرآن کی روشنی میں‘‘ تفصیل سے لکھا ہے کہ عیسائی بادشاہ تھیوڈوسیوس نے غیر مسیحی عبادت کو موجب سزائے موت قرار دیا تھا۔ اس نے مندروں کو توڑنے، ان کی جائیداد ضبط کرنے اور عبادت کے سامانوں کو توڑنے کا حکم دیا تھا۔ مصر کے آرچ بشپ تھیوفیلوس نے خاندان بطالسہ کا عظیم الشان کتب خانہ نذر آتش کر دیا تھا۔ اس کے بعد مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ:

’’ان مظالم کا نتیجہ یہ ہوا کہ بت پرست رعایا نے تلوار کے خوف سے اس مذہب کو قبول کر لیا جس کو وہ دل سے پسند نہیں کرتی تھی۔ بد دل اور دائے عتقاد پیروؤں سے مسیحی کلیسا بھر گئے۔ ۳۸ برس کے اندر روم کی عظیم الشان سلطنت وثنیت (بت پرستی) کا نام و نشان مٹ گیا اور یورپ، افریقہ اور شرق اردن میں تلوار کے زور سے مسیحیت پھیل گئی۔‘‘

اس کے بالمقابل ٹی ڈبلیو آرنلڈ نے "The Preaching of Islam" میں کھلے دل سے اعتراف کیا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اخلاق و کردار کے زور سے پھیلا ہے۔ نیز مسلمانوں نے غیر مذہب والوں کو ہر جگہ مذہبی آزادی دی ہے۔ انہوں نے تفصیلاً لکھا ہے کہ کس کس جگہ عیسائی اقلیت میں اور مسلمانوں کے زیر دست تھے۔ جنہیں بڑی آسانی سے بزور بازو مسلمان بنایا جا سکتا تھا مگر مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا۔ اگر کسی جگہ بادشاہوں نے اس کا ارادہ بھی کیا تو مسلمان مفتیوں نے ان کو اس ارادے سے باز رکھا ہے۔‘‘

وہ مزید اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ اعتراف کرتا ہے کہ:’’کوئی مذہب اسلام کی طرح رواداراور رحم دل نہیں ملے گا۔جس نے دوسروں کو اس طرح مذہبی آزادی دی ہو............رواداری مسلمانوں کی طبیعتہ کا ایک محکم خاصہ اور مکمل مذہبی آزادی ان کے مذہب کا دستور العمل رہا ہے۔‘‘

مذہب وعقیدہ کی آزادی کے تحت’’اسلام اور بین الاقوامی تعلقات‘‘ کے مؤلف عبدالحمید احمد ابو سلیمان رقمطراز ہیں کہ عام نوع انسانی کے ساتھ تعلقات کے معاملہ میں اصولی اندازفکر کا قرآن وسنت کے اندر محبت، حسن سلوک، حلم وشرافت اور محافظت کے الفاظ میں اظہار کیا گیا ہے............خود رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دوستانہ رویہ رکھنے والے نجران کے عیسائی قبائل کے ساتھ جزیہ کا معاہدہ اور مدینہ کے یہودی قبائل کے ساتھ امن وتعاون کا معاہدہ طے کیا۔دوسری طرف آپ ﷺ نے انہی یہودیوں کے بعض قبائل کے خلاف جنگ لڑی جو مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے کوشاں تھے۔یہ معرکے حالات کی مجبوریوں اور تدبیری ضروریات کے تحت ہوئے تھے۔

اسلام کی رواداری کا ایک زندہ ثبوت یہ ہے کہ جو جو لوگ مسلمان ہوئے وہ اپنے اسلام پر دل سے قائم ودائم رہے۔وقار احمد’’غزوات سرور عالم ﷺ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ:

’’اسے آپ ﷺ کی قیادت کا اعجاز نہیں تو اور کیا کہا جائے کہ سوائے خیبر (یہود) کے جس شہر اور جس قبیلہ کو آپ ﷺ نے فتح کیا وہ دل سے جان نثار اور معتقد بن گئے۔یہ یقیناً اس لئے تھا کہ اسلام کی جنگیں ان کے قتل وغارت کے لئے نہیں بلکہ ہدایت وفلاح کے لئے ہوتی تھیں۔اور آپ ﷺ ہر فاتح کی طرح حریف کے درپے آزار ہونے کے بجائے ان کے ہمدرد ہوتے تھے۔

عیسائی مورخین نے ہمیشہ آپ ﷺ کے بارے میں انتہائی تعصب سے کام لیا ہے۔سرتھامس کارلائل (Sir Thomal Carlyle) وہ پہلا عیسائی محقق ہے جس نے تعصب سے ہٹ کر انصاف کی نظر سے اسلام اور پیغمبر اسلام کا بغور مطالعہ کیا اور اس نے ۱۸۴۰ء میں مشاہیر عالم پر اپنی مشہور زمانہ کتاب "Hero and Hero-worworship" لکھی۔اس میں ایک مقالہ حضرت محمد ﷺ اور اسلام سے متعلق ہے۔انہوں نے اسلام کا تلوار کے ذریعہ پھیلنے کو بڑی منطقی انداز سے رد کیا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ:’’اسلام کے لئے تلوار بے شک استعمال ہوئی تھی۔مگر سوال یہ ہے کہ یہ تلوار آئی کہاں سے تھی؟۔ان کا مقصد ہے کہ تلوار چلانے والوں کو آخر کس چیز نے مجبور کر کے مسلمان کیا تھا۔وہ تو کم ازکم اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے تھے۔تو جو مذہب ابتدا خالص اخلاق وکردار کے زور سے پھیلا۔اگر بعد میں تلوار استعمال ہوئی بھی ہے تو یہ انقلابات کے داغ بیل ڈالنے کے لئے لازمی امر ہے۔‘‘ آگے تحریر کرتے ہیں کہ:’’ایک لحاظ سے تو

ہمیں اپنے عیسائی مذہب کا دامن بھی خون کے دھبوں سے پاک نظر نہیں آتا۔ جب اس کے ہاتھ میں تلوار آئی تو استعمال بھی ہوئی۔''

پروفیسر آرنلڈ اسلام کی اشاعت کی وجوہ واسباب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:''مسلم مجاہد کی وہ خیالی تصویر بھی حقیقت سے بہت دور ہے جس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن دکھایا گیا ہے۔ اسلام کی صحیح روح کا مظہر وہ مسلمان مبلغ تاجر ہیں جنہوں نے نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے دین کو روئے زمین کے ہر خطے میں پہنچایا ہے''

واضح رہے کہ:''مسلمان مجاہد کی خیالی تصویر جس کے ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن ہے۔'' سے راقم کے خیال میں پروفیسر آرنلڈ کا اس طرف اشارہ ہے کہ امریکی اعلیٰ ترین عدالت ''سپریم کورٹ'' میں جہاں ۱۹۳۳ء سے عام سیشن ہورہے ہیں تاریخ عالم کی عظیم قانون دہندہ ہستیوں کو ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں پیغمبر اسلام کو ایک ہاتھ میں قرآن' اور دوسرے ہاتھ میں تلوار پکڑے دکھایا گیا ہے۔ مسیحی دنیا کے تعصب بھرے اس نظریے کی حامل یہ تصویر تا حال نصب ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔

عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں کے بارے میں پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں کہ:''اس عام خیال کو قبول کرنا دشوار ہے کہ ان عیسائیوں میں اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے اور ہم اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ جبر واکراہ کی بجائے دوسرے اسباب کو تلاش کریں جو ان کے تبدیلی مذہب کا موجب بنے۔''

مفتوح اور زیر نگین آنے والوں کے ساتھ پیغمبر رحمت ﷺ کا کیا سلوک رہا ہے؟۔ فتح مکہ کے دن مسلمانوں پر سابقہ مصائب وآلام کے پہاڑ توڑنے والوں کے بارے میں انسان کے فطری انتقامی جذبہ کے تحت انصار کے علمبردار حضرت سعد بن عبادہؓ کے منہ سے یہ کلمات نکل گئے تھے:''الیوم یوم الملحمة .... الیوم تستحل الکعبة ۔ '''' آج قتل وقتال کا دن ہے اور آج خانہ کعبہ میں بھی خون بہایا جائے گا۔'' اس کے جواب میں پیغمبر رحمت ﷺ نے فرمایا:''کذب سعد .... الیوم یوم الرحمة ۔ ''سعد نے غلط کہا .... آج تو رحم وکرم، عفو ودرگزر اور عام معافی کا دن ہے۔

برطانوی مصنفہ کرن آرمسٹرانگ نے سیرت طیبہ پر ایک قابل قدر کتاب لکھی ہے۔ وہ اپنی کتاب

"Muhammad a Western Attempt to Understanding Islam"

میں اس تاریخی اور نا قابل تردید حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:

"Muhammad ... Founded a eligion and a Tradition that was not based cultural on the sword. depsite the western m yth. and whose

name Islam, signifies peace and reconciliation"

''محمد ﷺ ایک ایسے مذہب اور تہذیب کے بانی تھے جس کی بنیاد تلوار پر نہ تھی۔ مغربی پروپیگنڈے اور افسانہ کے باوجود اسلام کا نام امن اور صلح کا مفہوم رکھنے والا ہے۔''

تاریخ عالم پر نگاہ رکھنے والا کوئی بھی انصاف پسند آدمی جب عالمی جنگوں اور اس کے نتیجہ میں واقع ہونے والی ہلاکتوں کا مقابلہ آنحضرت ﷺ کے غزوات کے ساتھ کرتا ہے اور واقعہ کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے تو انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ چنانچہ فتنہ تاتار میں دس لاکھ افراد بے دردی سے تہہ تیغ کئے گئے۔ روسی انقلاب نے انیس لاکھ افراد کو نگل لیا۔ پہلی جنگ عظیم میں ایک کروڑ کے قریب اور دوسری جنگ عظیم میں پانچ کروڑ کے قریب افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ رسول اکرم ﷺ کی تمام حیات طیبہ میں ۲۷ غزوات ہوئے۔ یعنی وہ جہاد جن میں آپ بنفس نفیس شریک ہوئے اور ۵۶ سرایا ہوئیں۔ یعنی وہ جہاد جن میں صحابہؓ کو بھیجا اور خود شریک نہیں ہوئے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ کی تحقیق کے مطابق جو انہوں نے اپنی کتاب ''رحمتہ اللعالمین'' میں کی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں تمام غزوات و سرایا میں مسلمان شہداء کی کل تعداد ۲۵۹ ہے۔ جبکہ کافر مقتولین کی تعداد ۷۵۹ ہے۔ مسلمان اور کافر تمام مقتولین کا مجموعہ ۱۰۱۸ بنتا ہے۔ ان گنے چنے افراد کے کام آنے پر دنیا کا وہ عظیم الشان انقلاب برپا ہوا جس کی کرنیں آج تک چاردانگ عالم میں ضوءفشاں ہیں۔ باقی انقلابات نے کروڑوں افراد کی جانیں لے کر کچھ بھی اثرات مرتب نہیں کئے۔ مگر اسلام کے دیرپا اثرات آج بھی پورے آب وتاب کے ساتھ موجود ہیں۔

چنانچہ مشہور امریکی ماہر فلکیات اور دانشور ڈاکٹر میخائل ایچ ہارٹ (Dr. Michael H. Hart) اور ان کی اعلیٰ تعلیم یافتہ اہلیہ نے دنیا کی مشہور شخصیات کا مطالعہ کیا۔ اس مطالعہ کے حاصل کے طور پر انہوں نے "The 100" (سو عظیم شخصیات) نامی کتاب لکھی جو ۵۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں تاریخ انسانی کی سو اعلیٰ ترین شخصیات کے حالات درج ہیں۔ جنہوں نے مصنف کے نزدیک تاریخ پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ کتاب میں پیغمبر اسلام ﷺ کو تمام شخصیات کے مقابلہ میں سرفہرست رکھا گیا ہے۔ کیونکہ مصنف کے نزدیک وہ تاریخ کے سب سے گہرے اثرات اور زندہ نقوش چھوڑنے والی شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر میخائل رقمطراز ہیں کہ:

"Muhammad was the only m an in history who was supremely successful on both the religious and the secular levels."

''پوری تاریخ انسانی میں محمد (ﷺ) وہ واحد شخصیت ہیں جو دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب وکامران ہوئے ہیں۔''

ناموس رسالت کی پاسبانی

ترتیب: مولانا عبدالقدوس محمدی

وطن عزیز، مملکت خداداد پاکستان، اللہ و رسول کے نام، مذہب کی بنیاد، کلمہ طیبہ کے نعرے اور بے شمار مسلمانوں کی قربانیوں کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا۔ قیام پاکستان کے 37 سال بعد ایک طویل، صبر آزما، کٹھن اور اعصاب شکن جدوجہد کے نتیجے میں، بحث مباحثوں، غور وخوض، تمام آئینی وقانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد، عدالتوں اور پارلیمنٹ کے ذریعے بالکل آئینی اور جمہوری انداز سے توہین رسالت کے جرم کی سزا، سزائے موت مقرر کی گئی اور تعزیرات پاکستان میں 295 سی کا اضافہ کیا گیا جو حسب ذیل ہے:

"دفعہ 295 سی، جو کوئی عمداً، زبانی یا تحریری طور پر یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلاواسطہ اشارۃً یا کنایۃً نام محمد (ﷺ) کی توہین وتنقیص کرے یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جائے گی۔"

عالم کفر اور اہل باطل کی اولین ترجیح اور پہلی کوشش تو یہ تھی کہ یہ قانون ہی نہ ہونے پائے۔ لیکن اللہ رب العزت کے خصوصی فضل وکرم، حضور ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے اور اہل ایمان عاشقان مصطفی ﷺ کے جذبہ صادق کے نتیجے میں توہین رسالت کا قانون تو بن گیا لیکن پھر اس کے نفاذ کے مرحلے پہ اسے ناکارہ اور عضو معطل بنانے کی ہر سعی کی گئی............ طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور یہ قانون ایک مقدس صحیفے اور دقیقے کی طرح طاقوں اور کتابوں میں پڑا رہا۔ آپ گزشتہ اٹھارہ برسوں پہ نگاہ ڈال کر دیکھ لیجئے کہ کتنے بدبختوں نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا؟۔ ان میں سے کتنوں کو سزائے موت دی گئی؟ اور کتنوں کو لیت ولعل سے کام لیکر اوچھے ہتھکنڈے اختیار کرکے یا امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے دباؤ اور حکم پر نہ صرف یہ کہ بری کردیا گیا بلکہ پورے اعزاز واکرام کے ساتھ رہا کرکے بیرون ممالک بھجوایا جاتا رہا..........! (الحمدللہ! بھیجنے والے بھی اب ملک سے باہر ہیں۔)

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ قانون غیروں کی آنکھوں میں کیوں کھٹکتا ہے.......... وطن عزیز کے ایک داخلی معاملے اور آئینی مسئلے پہ پوری ملت کافر کے پیٹ میں مروڑ کیوں اٹھتے ہیں؟.......... ایک منظم سازش کے

ریعے حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کروائی جاتی ہے جب بھی کوئی بدبخت حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی شان
ں ہرزہ سرائی کرتا ہے اور اس کے خلاف مقدمہ دائر ہوتا ہے عاشقان مصطفیٰ میدان عمل میں کود پڑتے ہیں۔ تو ملت
ءِ فرہ چیخ اٹھتی ہے............ دنیا کے کئی ممالک اس بدبخت دریدہ دہن کی پشتبانی اور سرپرستی کا بیڑہ اٹھا لیتے ہیں......
..... اسے پروٹوکول اور سیاسی پناہ دی جاتی ہے............ اس کی وکالت اور کفالت پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جاتا
ہے...... مغربی میڈیا اس کے حق اور دفاع میں اتنا واویلا اور پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

کیا امن و آشتی کے پرچارنہیں جانتے کہ جو شخص محبوب کل جہاں ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ
کروڑوں انسانوں کی دل آزاری کا مرتکب ہو کر اشتعال و انتشار اور فتنہ و فساد کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے؟..........
زادی نسواں کے ڈھنڈورچی اور حقوق انسانی کے علمبردار گستاخان رسالت کی ترجمانی اور پشتیبانی کرتے ہوئے یہ
کیوں بھول بیٹھتے ہیں کہ وہ ہستی جس نے عورت کو جینے کا حق عطا کیا............ جس نے انسانوں کے حقوق کا تعین
رمایا جو سارے انسانوں کا سردار اور محسن ہے اس کا کوئی حق نہیں؟............ اس وقت دنیا کے کتنے ممالک میں کیسی
کیسی ظالمانہ، وحشیانہ اور غیر انسانی سزائیں رائج ہیں............ کتنے سخت سخت قوانین موجود ہیں۔ کتنی قابل احترام
ستیوں کی شان میں گستاخی کرنے پہ قانونی قدغنیں عائد کی گئی ہیں لیکن عدل و مساوات اور آزادی اظہار کے گن
گانے والوں کی تان آ کر توہین رسالت اور حدود آرڈیننس پر ہی کیوں ٹوٹتی ہے؟۔

اس سب کچھ کو تنگ نظری، انتہا پسندی، اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت، اسلام دشمنی اور تعصب کے
علاوہ اور کیا نام دیا جا سکتا ہے؟۔

دراصل عالم کفر امریکہ کی قیادت میں صفحہ ہستی سے اسلام کا صفایا کرنا چاہتا ہے اور مسلمانوں کو نیست و
نابود کر دینے کے خواب دیکھتا ہے............ اس نے اپنے اسلحہ خانوں کے سارے اسلحے آزما دیکھے ہیں...... اس نے
اپنے ترکش کے سارے تیر چلا دیکھے ہیں۔ لیکن اسے اپنے مقصد میں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی کیونکہ:

جہاں میں اہل خورشید مثل خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے، ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

کتنے عرصے سے حق و باطل کی آویزش، اسلام اور کفر کی جنگ اور مغرب و مشرق کے مابین کشمکش جاری
ہے۔ لیکن یہ اونٹ کسی کروٹ بیٹھتا دکھائی نہیں دیتا............ ملت کافرہ نے سوچا کہ مسلمان اگر کافر نہیں بنتا تو نہ بنے
کم از کم مسلمان تو نہ رہے۔ چنانچہ اس نے افکار و نظریات کی جنگ شروع کی۔

ایک بڑی افرادی، مالی اور عسکری قوت صرف کرنے کے بعد بھی جب انہیں اپنے مقاصد و عزائم کی تکمیل

ہوتے ہوئے نظر نہ آئی تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ یہ امت بھی کیسی امت ہے۔ یہ بیشمار فرقوں میں بٹ جاتی ہے۔ ان کے مابین سر پھٹول ہونے لگتی ہے.......... قتل و غارتگری تک نوبت جا پہنچتی ہے لیکن جب محمد عربی (ﷺ) کا نام نامی آتا ہے تو یہ سب اپنے اپنے اختلافات بھلا کر، رنجشوں اور کدورتوں کو مٹا کر باہم شیر و شکر ہو کر مخالفین کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے ہیں۔

ایک مسلمان اللہ کی نافرمانیوں پہ نافرمانیاں کرتا چلا جاتا ہے.......... وہ عملاً اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت پہ اتر آتا ہے.......... اس کا دامن گناہوں کی سیاہی سے کالا سیاہ ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے دل میں ایمان موجود رہتا ہے.......... عشق رسالت کی کوئی چنگاری ضرور کہیں دبی ہوتی ہے اور جب کبھی عزت و ناموس رسالت کے تحفظ کی بات آتی ہے تو وہ غازی علم الدین بن جاتا ہے.......... مسلمان جب کبھی پستیوں میں گرنے لگتا ہے تو وہ دامن مصطفی ﷺ کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے.......... جب ملت اسلامیہ نیم جان ہو کر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو جاتی ہے تو بس اس کے اندر موجود فقط اک روح محمد ﷺ ہی ہے جو اسے مرنے نہیں دیتی۔

چنانچہ عالم کفر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسلمان کے تن بدن سے روح محمد ﷺ کو نکال پھینکا جائے.......... ان کے دلوں سے عشق رسالت کو کھرچ کھرچ کر مٹا ڈالا جائے.......... ان کے ہاتھوں سے دامن مصطفےٰ چھڑا دیا جائے۔ اسی مقصد کے لئے کبھی تو مرزا قادیانی جیسے بدبختوں کو آپ ﷺ کی مسند نبوت پہ قابض کروانے کی کوشش کی گئی.......... آپ ﷺ کی امت پہ آتش و آہن کی بارش برسا کر نشان عبرت بنانے کا اہتمام کیا گیا.......... عالم کفر نے شش جہات سے مسلمانوں پہ یلغار کر رکھی ہے.......... کبھی آپ ﷺ کے دین کو تماشہ بنایا جاتا ہے.......... کبھی قرآن کریم کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ کبھی آپ ﷺ کی سنتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے.......... کبھی آپ کی وراثت کے امین علماء کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے.......... کبھی مدارس و مساجد کو مسمار کرنے کی باتیں ہوتی ہیں اور اب ان کی نظریں ہماری متاع عزیز، ہمارے سب سے اہم اور قیمتی سرمائے اور اثاثے، ہماری دولت و ثروت حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ (فداہ امی و ابی) اور آپ ﷺ کی عزت و ناموس پہ لگی ہوئی ہیں۔ سمجھ نہیں آتی کہ صدر مملکت کو کیا ہو گیا ہے.......... کیا وہ بھول گئے ہیں کہ انہوں نے 16 مئی 2000ء کو ترکمانستان کے دورے سے واپسی پر یہ نہیں فرمایا تھا کہ:

”توہین رسالت کا قانون پی پی سی 295 سی کا حصہ ہے۔ نہ تو اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ نہ ہی کوئی مسلمان اسے بدل سکتا ہے۔ کوئی اسے تبدیل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا؟“ (روزنامہ نوائے وقت ۱۷ مئی ۲۰۰۰)

جنرل صاحب نے بالکل بجا فرمایا تھا کوئی مسلمان اس قانون کو تبدیل کرنے کے بارے میں کیسے سوچ

سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت کے بعد ایک مسلمان کا سب کچھ حضور ﷺ ہی کی ذات گرامی اور آپ ﷺ کی عزت وآبرو ہے اور بس..........!

لے دے کے اب ہمارے پاس اللہ، رسول، قرآن و حدیث اور کعبہ وقبلہ ہی تو رہ گئے ہیں اور بس......

......حضور ﷺ کی ذات ہمارے لئے آخری پناہ گاہ ہے۔ حرمت مصطفیٰ ﷺ تو ہمارا آخری مورچہ ہے۔ اگر یہاں سے بھی پسپائی اختیار کر گئے تو پھر ہم کہاں جائیں گے.......... مسلمان کی زندگی فقط روح محمد ﷺ کے دم سے قائم ودائم ہے.......... دامن مصطفیٰ ﷺ ہمارا آخری سہارا ہے۔ اگر یہ بھی ہم سے چھوٹ گیا یا پھر ہٹا دیا گیا تو پھر ہم ہلاکت وبربادی کی گہری، اندھی، اندھیری کھائیوں میں گرنے سے کیسے بچ پائیں گے۔

ناموسِ مصطفیٰ پہ دل و جان وار دو
گستاخ کو جو دیکھو، بلا خوف للکار دو

دل سے کبھی تو فرض عقیدت ادا کرو
سر سے کبھی تو قرض محبت اتار دو

عشق رسول مخزن کیف و نشاط ہے
وحشت دل و نظر کو پیام بہار دو

سرکار کے وقار پہ آئے نہ کوئی حرف
عمر عزیز بس اسی دھن میں گزار دو

ضروری اعلان

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ ادارہ

مرزا غلام احمد قادیانی.... خاندانی غدار

جناب چوہدری رستم علی!

تقریباً ایک صدی قبل مشرقی پنجاب کے ایک گاؤں قادیان کے ایک جاگیردار مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک تحریک کی بنیاد ڈالی۔ جس کا نام احمدیت رکھا۔ تحریک کے پس منظر کو سمجھنے سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے اجداد اور ان کے غدارانہ کارناموں کا تعارف حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہی وہ ملت فروشی اور اسلام دشمنی تھی جو تحریک میں نمایاں محور پر جلوہ گر دکھائی دیتی ہے۔

مغلیہ دور میں بابر کے عہد حکومت میں ہادی بیگ نامی شخص وسط ایشیا سے پنجاب آ کر آباد ہوا اور قادیان کے گردونواح پر جاگیرانہ تسلط قائم کیا۔ مغلیہ دور اقتدار کے زوال اور سکھوں کے عروج کے زمانے میں اس خاندان کا شیرازہ بکھر گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے پردادا گل محمد سے رام گڑھیہ سکھوں نے قادیان اور اس کے ملحقہ علاقے چھین لئے اور بقول مرزا غلام احمد قادیانی ان کے بزرگ اسرائیلی قوم کی طرح اسیروں کی مانند پکڑے گئے۔ مرزا گل محمد اور ان کے بیٹے عطاء محمد نے سردار فتح سنگھ آہوالیہ کے پاس پناہ لی اور بیگووال میں سکونت پذیر ہو گئے۔ فتح سنگھ کے انگریزوں کے ساتھ خفیہ تعلقات تھے۔ ایک موقع پر وہ ستلج پار کر کے انگریزوں کے پاس چلا گیا اور ان سے اپنے تحفظ کی درخواست کی۔ لیکن رنجیت سنگھ نے اپنا ذاتی ایلچی بھیج کر اس کو واپس بلا لیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا داد اور باپ سردار فتح سنگھ کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے تھے اور ان سے انگریزوں اور رنجیت سنگھ کو مطلع کرتے تھے۔ فتح سنگھ کے مرنے کے بعد رنجیت سنگھ نے جو رام گڑھیہ مسل کی تمام جاگیروں پر قابض ہو گیا تھا۔ غلام مرتضیٰ کو واپس قادیان بلا لیا اور اس کی آہوالیہ جاگیر میں ادا کی گئی خدمات کے عوض قادیان کی جاگیر کا ایک بڑا حصہ واپس دے دیا۔ اس پر مرزا غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت رنجیت سنگھ کی فوج میں ملازم ہو گیا۔

۱۸۲۷ء سے ۱۸۳۱ء تک سید احمد شہیدؒ کی تحریک جہاد کے زمانے میں مرزا غلام مرتضیٰ سکھوں کی فوج میں مختلف عہدوں پر فائز رہا اور مجاہدین کے خلاف کی گئی کارروائیوں میں سکھوں کی طرف سے نبرد آزما رہا۔ اس کے علاوہ کشمیری مسلمانوں کی سکھا شاہی کے خلاف تحریکوں کو کچلنے میں پیش پیش تھا۔ سرپسل گرفن تاریخ روسائے پنجاب میں لکھتے ہیں کہ مرزا غلام مرتضیٰ نے کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں۔

۱۸۳۹ء میں رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد اقتدار کی جنگ چھڑ گئی۔ انگریز کی سامراجی نگاہیں پنجاب پر لگی ہوئی تھیں۔ روس کے وسط ایشیاء کی طرف پیش قدمی کے خطرے کے پیش نظر انگریز شمالی مغربی سرحدی علاقے میں

مضبوط چوکیاں قائم کرنا چاہتا تھا۔ افغانستان میں دوست محمد کی فرماں روائی کے زمانے (۱۸۲۶ء تا ۱۸۳۸ء) ۱۸۳۴ء میں سکھوں نے پشاور پر قبضہ کرلیا۔ جس کی واپسی کے لئے وہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے معاہدہ کرنے پر تیار تھا۔ جون ۱۸۳۶ء میں کمپنی کے ڈائریکٹروں کی خفیہ کمیٹی نے لارڈ آک لینڈ کو روسی خطرے سے نبٹنے کے لئے مناسب کاروائی کرنے کا مشورہ دیا۔ انگریزوں نے ایک طرف تو سکھوں اور کابل کی حکمرانی کے دعویدار شاہ شجاع کی حوصلہ افزائی کی تو دوسری طرف ایک انٹیلی جنس آفیسر الیگزنڈر برنز کو کابل بھیجا تاکہ دوست محمد سے گفت وشنید کرے۔ سکھ دربار میں ان کا مہرہ سردار شیر سنگھ تھا جو ۱۸۴۱ء میں برسر اقتدار آ گیا۔ مرزا غلام مرتضیٰ شیر سنگھ کا معتمد خاص تھا اور انگریز انٹیلی جنس کے خصوصی رکن کے طور پر کام کرتا تھا۔ اسی سال کابل میں انگریزوں کے خلاف زبردست تحریک اٹھی۔ برنز کو قتل کردیا گیا اور آخرکار پہلی افغان انگریز جنگ چھڑ گئی۔ ان نازک حالات میں شیر سنگھ نے غلام مرتضیٰ کو کمندان بنا کر پشاور روانہ کیا۔ انگریزی فوج کو پنجاب سے گزرنے کی اجازت دے دی گئی۔ حالانکہ رنجیت سنگھ نے انگریزوں کو گزرنے کی اجازت نہ دی تھی اور اس بات کی لارڈ آک لینڈ سے ضمانت لے رکھی تھی۔

سر پسیل گرفن لکھتے ہیں کہ: ’’غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوج میں داخل ہوا اور کشمیر کی سرحد اور دوسرے مقامات پر قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نونہال سنگھ شیر سنگھ اور سکھ دربار کے دور میں غلام مرتضیٰ ہمیشہ فوجی خدمات پر مامور رہا۔ ۱۸۴۱ء میں کمندان بنا کر پشاور روانہ کیا گیا۔ ہزارہ کے مفسدہ میں اس نے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔‘‘

۱۸۴۳ء میں شیر سنگھ کو قتل کردیا گیا۔ دراصل سکھ دربار میں اقتدار کی جنگ زور پکڑ چکی تھی۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے ۱۸۴۵ء میں خالصہ فوج نے دریائے ستلج عبور کرکے انگریزوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ اس جنگ میں برطانوی افواج نے نمایاں کامیابیاں حاصل کیں جس کی بڑی وجہ لال سنگھ اور گلاب سنگھ ڈوگرہ کی انگریزوں سے سازباز تھی۔ اس وفاداری کے صلے میں لال سنگھ کو سکھ دربار میں وزیراعلیٰ کا عہدہ ملا اور گلاب سنگھ کو کشمیر مل گیا۔ معاہدہ لاہور (۱۸۴۶ء) کے تحت ہنری لارنس لاہور دربار میں برطانوی ریذیڈنٹ مقرر ہوا۔ ان تمام سالوں میں (۱۸۳۶ء تا ۱۸۴۶ء) غلام مرتضیٰ برطانوی آقاؤں کا نہایت وفادار کارکن تھا اور ان کے لئے انٹیلی جنس کاروائیاں کرنے میں مصروف رہا۔

معاہدہ لاہور کے بعد انگریزوں نے پنجاب کے الحاق کے لئے ہر طرح کے گھٹیا حربے اختیار کئے۔ سکھ دربار پر عملاً برطانوی ریذیڈنٹ کی عمل داری تھی۔ جب ملتان کے گورنر دیوان مولراج کو بھاری خراج ادا نہ کرنے کی پاداش میں مجبور کیا گیا کہ وہ ملتان کا نظم ونسق انگریزوں کے حوالے کردے صورت حال ایک نیا رخ اختیار کرگئی۔ حالات سے مجبور ہوکر اس نے اپریل 1848ء کو نظم ونسق انگریز کے حوالے کردیا۔ لیکن اہل ملتان نے انگریز افسروں کے خلاف بغاوت اور بعض افسروں کو قتل کردیا گیا۔ آخرکار مارچ 1849ء کو انگریزوں نے مختلف حربوں اور حیلوں سے پنجاب کو اپنی سامراجی سلطنت میں شامل کرلیا۔

مرزا غلام مرتضٰی کی انگریزوں کے لئے جاسوسی اور فوجی خدمات کا اعتراف ہمیں اس خط میں بھی ملتا ہے جو انگریز افسر جے ایم ولسن نے مرزا غلام مرتضٰی کے نام پنجاب کے الحاق کے تین ماہ بعد لکھا۔ اس خط میں مرزا غلام مرتضٰی نے انگریزی حکومت کے قیام کے لئے اپنی وفاداریوں اور خدمات کا ذکر کر کے انگریزوں سے اس کا صلہ طلب کیا تھا۔ اس خط کا متن مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کشف الغطاء سے نقل کیا جاتا ہے جو قادیان کے اس غدار خاندان کی حاشیہ برداری کا عکاس اور انگریز کی خدمت گزاری کا بین ثبوت ہے۔

مرزا غلام مرتضٰی کے بھائی غلام محی الدین نے انگریز کے خلاف اہل ملتان اور دیوان مولراج کی بغاوت کے وقت انگریز مخالف افواج کے خلاف مختلف قسم کی کاروائیوں میں حصہ لیا۔ بھائی مہاراج سنگھ کی فوج دیوان مولراج کی مدد کے لئے ملتان جارہی تھی۔ راستے میں غلام محی الدین اور دوسرے جاگیرداروں میں جس میں لنگر خان ساہیوال اور صاحب خان ٹوانہ شامل تھے اپنے فوجی کارندے لے کر مصر صاحبدیال کی فوج کے ساتھ ان پر حملہ کر کے ان کو شکست فاش دی۔ ان کو سوائے دریائے پنجاب کے کسی اور طرف بھاگنے کا راستہ نہ تھا۔ جہاں چھ سو سے زیادہ آدمی ڈوب کر مر گئے۔

1857ء کی جنگ آزادی

مرزا غلام مرتضٰی اور اس کے خاندان کا 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران نہایت ذلیل کردار تھا۔ انہوں نے مجاہدوں کے قتل عام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ ان شرمناک کاروائیوں کا ذکر مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں متعدد مقامات پر مرقوم ہے۔ اپنی تصنیف کشف الغطا میں لکھتا ہے کہ:

’’میرا باپ مرزا غلام مرتضٰی اس نواح میں ایک نیک نام رئیس تھا اور گورنمنٹ کے اعلیٰ افسروں نے پرزور تحریروں کے ساتھ لکھا کہ وہ اس گورنمنٹ کا سچا مخلص اور وفادار ہے اور میرے والد صاحب کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور ہمیشہ اعلیٰ حکام عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اخلاق کریمانہ کی وجہ سے حکام ضلع اور اعلیٰ افسر کبھی کبھی ان کے مکان پر ملاقات کے لئے بھی آتے تھے۔ کیونکہ انگریزی افسروں کی نظر میں وہ ایک وفادار رئیس تھے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کی اس خدمت کو کبھی نہ بھولے گی کہ انہوں نے 1857ء کے ایک نازک وقت میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں میں سے مہیا کر کے گورنمنٹ کی امداد کے لئے دیئے تھے۔ چنانچہ ان سواروں میں سے کئی عزیزوں نے ہندوستان میں مردانہ وار لڑائی مفسدوں سے کر کے اپنی جانیں دیں اور میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم تمدن کے پتن کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑی جانفشانی سے مدد دی۔ غرض اس طرح میرے ان بزرگوں نے اپنے خون سے اپنے مال سے اپنی جان سے اپنی متواتر خدمتوں سے اپنی وفاداری کو گورنمنٹ کی نظر میں ثابت کیا ہے۔ سو انہی خدمات کی وجہ سے بس یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ ہمارے خاندان کو معمولی رعایا میں سے نہیں سمجھے گی اور اس کے اس حق کو کبھی ضائع

نہیں کرے گی جو بڑے فتنے کے وقت بھی ثابت ہو چکا ہے۔‘‘

کتاب البریہ میں مرزا غلام احمد اپنے خاندان کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

’’میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں ایک مشہور رئیس تھے۔ گورنر جنرل کے دربار میں بزمرہ کرسی نشین رئیسوں کے ہمیشہ بلائے جاتے تھے۔ 1857ء میں انہوں نے سرکار انگریزی کی خدمت گزاری میں پچاس گھوڑے حصہ بچاس سواروں کے اپنی گرہ سے خرید کر دیئے تھے اور آئندہ گورنمنٹ کو اس قسم کی مدد کا عندالضرورت وعدہ بھی دیا اور سرکار انگریزی کے حکام وقت سے بہ سلسلہ خدمات عمدہ عمدہ چٹھیاں خوشنودی مزاج ان کو ملی تھیں۔ چنانچہ سر پسیل گرفن صاحب نے اپنی کتاب رئیسان پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ غرض کہ حکام کی نظر میں بہت ہر دلعزیز تھے اور بسا اوقات ان کی دلجوئی کے لئے حکام وقت ڈپٹی کمشنران کے مکان پر آ کر ان سے ملاقات کرتے تھے۔‘‘

سر پسیل گرفن کی تالیف پنجاب چیفس جو غداروں کے شرمناک سیاسی کارناموں اور برطانوی سامراج کے لئے ان کی خدمات کی مستند دستاویز ہے مرزا غلام مرتضیٰ کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:

’’اس خاندان نے غدر 1857ء کے دوران میں بہت اچھی خدمات کیں۔ غلام مرتضیٰ نے بہت سے آدمی بھرتی کئے اور ان کا بیٹا غلام قادر جنرل نکلسن صاحب کی فوج میں اس وقت تھا جبکہ افسر مذکور نے تریمعہ گھاٹ پر 46 ایفری باغیوں کو جو سیالکوٹ سے بھاگے تھے تہ تیغ کیا تھا۔ جنرل نکلسن صاحب بہادر نے غلام قادر کو ایک سند دی جس میں یہ لکھا تھا کہ 1857ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے نمک حلال رہا۔ غلام مرتضیٰ .... 1876ء میں فوت ہوا اور اس کا بیٹا غلام قادر اس کا جانشین ہوا۔ غلام قادر حکام عالیٰ کی امداد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا تھا اور اس کے پاس ان افسران کے جن کا انتظامی امور سے تعلق تھا بہت سے سرٹیفکیٹ تھے۔‘‘

’’1857ء کے واقعات کے بارے میں انگریز کی رپورٹوں اور ڈائریوں میں مرقوم ہے کہ جب سیالکوٹ کی افواج نے غدر بپا کیا اور تموں کی طرف پیش قدمی کی تو برطانوی انٹیلی جنس کے ذریعے ان کو اطلاع مل گئی۔ کشتیوں کو دریائے راوی سے ہٹا دیا گیا۔ پھر بھی 12 جولائی کو سیالکوت کے باغی دستے گلے گلے پانی کو عبور کر کے ترموں گھاٹ پر پہنچ گئے۔ یہاں بریگیڈیر جنرل نکلسن نے ان پر حملہ کیا اور نہایت سخت روی سے ان کو تہ تیغ کر کے ان کا قلع قمع کر دیا اور بہت سے بھگوڑے مر گئے۔‘‘

ان چٹھیوں اور تعریفی سرٹیفکیٹوں کی روشنی میں بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا غلام مرتضیٰ اور مرزا غلام قادر نہائی شرمناک حد تک برطانوی سامراج کے خدمت گزار اور آزادی پسندوں کے دشمن تھے۔ بلکہ یوں کہا جائے تو بجا ہوگا کہ مرزا خاندان برطانوی سامراج کا لگایا ہوا شجر خبیثہ تھا جو ایک تناور درخت بنا اور کئی برگ و بار پیدا کئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے نام ایک درخواست تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اپنے مریدین روانہ کرتا ہوں مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہے عنایت خاص کا مستحق ہوں .... صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار سے ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے اب وفادار ایمان نثار خاندان ثابت کرچکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی رپورٹ میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزوں کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصی توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی نہ کرسکے۔‘‘ (تبلیغ اسلام جلد ہفتم 24 فروری 1898ء)

1857ء میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خاندان کی غداری اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ شجر خبیثہ انگریز کے اشارے پر مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے لگایا گیا۔ مذہبی دعاوی کا ڈھونگ رچا کر مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کی مخالفت کی اور انگریزی راج کے قیام اور استحکام کی سازش میں حصہ لیا۔

بقیہ شب برائت

یہ درحقیقت رمضان المبارک کا استقبال ہے۔ رمضان کی ریہرسل ہورہی ہے۔ رمضان کی تیاری کرائی جارہی ہے کہ تیار ہوجاؤ۔ اب وہ مقدس مہینہ آنے والا ہے جس میں ہماری رحمتوں کی بارش برسنے والی ہے۔ جس میں ہم مغفرت کے دروازے کھولنے والے ہیں۔ اس کے لئے ذرا تیار ہوجاؤ۔

دیکھئے! جب آدمی کسی بڑے دربار میں جاتا ہے تو جانے سے پہلے اپنے آپ کو پاک صاف کرتا ہے۔ نہاتا دھوتا ہے۔ کپڑے وغیرہ بدلتا ہے۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ کا عظیم دربار رمضان کی صورت میں کھلنے والا ہے تو اس دربار میں حاضری سے پہلے ایک رات دے دی اور یہ فرمایا کہ آؤ! ہم تمہیں اس رات کے اندر نہلا دھلا کر پاک صاف کردیں۔ گناہوں سے پاک صاف کریں تاکہ ہمارے ساتھ تمہارا تعلق صحیح معنی قائم ہوجائے اور جب یہ تعلق قائم ہوگا اور تمہارے گناہ دھلیں گے تو اس کے بعد تم رمضان المبارک کی رحمتوں سے صحیح معنی میں فیض یاب ہوجاؤ گے۔ اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ رات عطا فرمائی۔ اس کی قدر پہچاننی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک رات کی قدر کرنے کی اور اس رات میں عبادت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

جماعتی سرگرمیاں

اوارہ!

23 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی مفصل رپورٹ

آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر 9-10 ستمبر 2004ء جاری رہ کر اختتام پذیر ہوگئی۔ کانفرنس میں ہزاروں فرزندان توحید' شیدائیان ختم نبوت نے شرکت کی۔ جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی کا وسیع وعریض پنڈال تنگی داماں کی شکایت کررہا تھا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے مضافاتی اضلاع میں دس روز پہلے سے محنت شروع کردی۔ قریہ قریہ' بستی بستی' شہروں اور قصبات میں تبلیغی دورے کئے۔ ہزاروں اشتہارات اور اسٹیکر اپنی نگرانی میں لگوائے۔ کانفرنس ہال کو خوبصورت بینروں سے سجایا گیا۔ بینروں پر مختلف اکابرین کے ارشادات نوٹ کئے گئے تھے۔ بینروں کی لکھائی' ڈیزائننگ' عبارتوں کا انتخاب مانسہرہ کی جماعت نے کیا۔ سیکورٹی کے فرائض مانسہرہ جماعت کے روح رواں جناب عبدالرؤف روفی نے اپنے ساتھیوں سمیت سرانجام دیئے۔

عامی خوردونوش کی تقسیم حسب سابق جامعہ طیبہ گرین ویو فیصل آباد کے طلباء کرام نے اپنے رئیس الاساتذہ مولانا قاری محمد ابراہیم کی نگرانی میں کی۔ طعام کی تیاری کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے فرمائی۔

مہمانان خصوصی کے قیام وطعام کی نگرانی گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر صاحب' حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کوئٹہ' حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب سکھر' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب لاہور' جناب قاری محمد رمضان صاحب مدنی سرانجام دیتے رہے۔

کانفرنس کے مقررین نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر بحث کی۔ کانفرنس کا آغاز اور اختتام قائد تحریک ختم نبوت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس کی کل پانچ نشستیں ہوئی:

پہلی نشست صبح دس بجے

9 ستمبر 2004ء کو کانفرنس کی پہلی نشست 10 بجے صبح شروع ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی صاحبزادہ عزیز احمد صاحب خانقاہ سراجیہ

کندیاں شریف تھے۔ تلاوت جناب قاری محمد یوسف نقشبندی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان نے کی۔ نعت جناب حافظ محمد شریف منچن آبادی نے پڑھی۔ افتتاح بدعا حضرت الامیر دامت برکاتہم کی علالت کی وجہ سے آپ کی نیابت کرتے ہوئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن مدظلہ کی دعا سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ کانفرنس کی پہلی نشست میں جن مقررین حضرات نے خطاب فرمایا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ جناب قاری محمد یوسف نقشبندی مبلغ ڈیرہ غازی خان' حضرت مولانا خان محمد جمالی مبلغ تھرپارکر سندھ' حضرت مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ اسلام آباد' جناب حافظ عبدالوہاب جالندھری حافظ آباد۔ اس نشست میں آخری خطاب حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے فرمایا جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس نشست میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد علی صدیقی اور حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد نے سرانجام دیئے۔

دوسری نشست بعد نماز ظہر

کانفرنس کی دوسری نشست بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ صدارت جناب صاحبزادہ عزیز احمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی۔ تلاوت جناب قاری محمد یوسف عثمانی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے کی۔ نعت جناب قاری عمر سعد گوجرانوالہ نے پیش کی۔ مقررین میں حضرت مولانا محمد یعقوب ربانی فاروق آباد' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کہروڑپکا' نعت جناب حافظ محمد شریف منچن آبادی' مقررین میں حضرت مولانا خلیل احمد بندھانی سکھر' حضرت مولانا عبدالرحیم رحیمی کوئٹہ' جناب قاری مشتاق الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی' حضرت مولانا مفتی محمد طیب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد' آخری خطاب مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ نے فرمایا جو تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ یہ نشست گزشتہ سالوں سے اجتماع اور خطابات کے اعتبار سے بہتر رہی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔

محفل سوال وجواب

نماز عصر کے بعد سوال وجواب کی محفل منعقد ہوئی۔ مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے فاضلانہ ومناظرانہ انداز میں تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

تیسری نشست بعد نماز عشاء

کانفرنس کی تیسری نشست 9 ستمبر 2004ء کو بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ تلاوت کلام مجید جناب قاری معاویہ محمود نے کی۔ نعت طلبہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف اور زین العابدین نوشہرہ سرحد نے پڑھی۔ مقررین میں حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی امیر مجلس سندھ' جناب حافظ محمد ادریس نائب امیر جماعت اسلامی'

حضرت مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان (س)' حضرت مولانا عبدالمالک خان ایم این اے' حضرت مولانا قاضی ظہور حسین اظہر امیر تحریک خدام اہل سنت پاکستان' حضرت مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان سیکرٹری اطلاعات متحدہ مجلس عمل پنجاب' حضرت مولانا صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر سینئر نائب صدر جمعیت علمائے پاکستان' حضرت مولانا سید امیر حسین گیلانی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان' حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث' حضرت مولانا خان محمد قادری جماعت اہل سنت پاکستان' جناب محمد طاہر رزاق لاہور' حضرت مولانا عبدالحمید وٹو' حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے خطاب کیا۔ کانفرنس رات سوا تین بجے تک جاری رہی۔

مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی جماعت یہودیوں کی آلہ کار بن کر اسلام اور ملک پاکستان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ آئین اور قانون کی رو سے قادیانیوں کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھنا یا اسلامی شعائر استعمال کرنا ممنوع ہے۔ قادیانیوں کی کڑی نگرانی کی جائے اور ان کی غیر آئینی و غیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور مذہبی جماعتیں قادیانیوں کے کفر کو بے نقاب کرنے کے لئے متحد ہیں۔ قادیانیوں پر اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ قادیانیوں نے سیاسی پناہ کے حصول کے لئے دنیا بھر میں پاکستان کی کردار کشی کی ہے۔ توہین رسالت کے قانون سمیت تمام اسلامی قوانین کو ختم کرانے کی کوششیں دراصل قادیانی سازشیوں کے اثرات ہیں۔ توہین رسالت کے قانون میں کسی ترمیم کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ قادیانیوں کے خلاف مزید قانون سازی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ حکومت ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سنجیدہ ہے تو قادیانی جماعت کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کرے اور اس کے اثاثوں کو ضبط کرے۔ قادیانیوں کو مراعات اور تحفظ فراہم کرنے کی کوششیں ملکی استحکام کے خلاف سازش ہیں۔ قادیانی جماعت کے اسرائیل سے گہرے روابط ہیں اور قادیانی اسرائیل میں کمانڈو ٹریننگ حاصل کر کے اسلامی ممالک کا امن وامان تباہ کرتے ہیں۔ مسلم ممالک کے سربراہان مملکت اپنے ممالک میں قادیانی جماعت کو ایک اسلام دشمن دہشت گرد تنظیم قرار دیں۔ این جی اوز کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ ناقابل برداشت ہے۔ قادیانیوں نے پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک ملک کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ قادیانیوں کی وفاداریاں اسلام دشمن عالمی سامراج کے ساتھ وابستہ ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر اسلامی تنظیموں نے قادیانیوں کے خلاف ہمیشہ پرامن جدوجہد کی ہے اور آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ تمام دینی جماعتیں وطن عزیز کے تحفظ اور قادیانیوں کے اسلام دشمن اقدامات کے خلاف متحد ہیں۔

10 ستمبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک کو صبح کا درس حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ نقشبندی صاحب مجددی حاصل پور والوں نے دیا۔

چوتھی نشست قبل از جمعہ

کانفرنس کی چوتھی نشست کا آغاز جمعہ سے قبل تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مقررین میں حضرت مولانا محمد سیف الرحمٰن لاہور' جناب حاجی اللہ دتہ مجاہد' حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ چیچہ وطنی وساہیوال' حضرت مولانا عبدالرشید مبلغ مظفر گڑھ' حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاول نگر' حضرت مولانا قاری محمد انور انصر سیالکوٹ' حضرت مولانا نورالحق نور ناظم اعلیٰ مجلس پشاور' حضرت مولانا محمد علی صدیقی مبلغ میر پور خاص' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ کراچی' حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ منڈی بہاؤالدین' حضرت مولانا محمود الرشید حدوٹی لاہور' حضرت مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر' حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی سکھر۔ اس نشست کا آخری خطاب خطیب العصر حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب کا ہوا جو تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہا۔

دستار بندی طلبہ کرام

الحمدللہ! امسال جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر سے گیارہ طلبہ کرام نے وفاق المدارس العربیہ کے تحت امتحان دیا اور مدرسہ سے سند فراغت حاصل کی۔ اس نشست میں دستار بندی کرائی گئی۔ طلبہ کرام کے نام درج ذیل ہیں۔ محمد امین چناب نگر' محمد ساجد امین سرگودھا' خرم شہزاد ملتان' محمد یاسین اوکاڑہ' محسن علی چناب نگر' محمد عمران چنیوٹ' محمد یونس تونسہ' محمد نوید ایاز چناب نگر' محمد علی چنیوٹ' محمد قاسم کوئٹہ' فیاض احمد منڈی بہاؤالدین شامل ہیں۔

قراردادیں حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے پیش کیں۔

آخری نشست بعد نماز جمعہ

کانفرنس کی آخری نشست 10 ستمبر 2004ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی۔ صدارت قائد تحریک ختم نبوت حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا صاحبزادہ سید محمود میاں مہتمم جامعہ مدینہ جدید لاہور جبکہ تلاوت کلام پاک حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے کی۔ نعت شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی لاہور نے پیش کی۔ مقررین میں حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس پشاور' حضرت مولانا عبدالغفور حیدری ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام پاکستان اور اس نشست کا آخری خطاب قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل' قائد حزب اختلاف نے فرمایا جو مسئلہ ختم نبوت اور حالات حاضرہ سے متعلق تھا۔ کانفرنس کا اختتام حضرت الامیر دامت برکاتہم کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس ہر اعتبار سے بھرپور اور کامیاب رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک!

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور ہونے والی قراردادیں

1 ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ 7 ستمبر

1974ء کو قومی اسمبلی سے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی تاریخی' آئینی ترمیم اور اپریل 1984ء میں منظور ہونے والے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دفعات کے مطابق قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند کرتے ہوئے ان کو شعائر اسلام استعمال کرنے' اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے' عبادت گاہوں کو مساجد کی طرح بنانے اور شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا جائے۔ اور ان کو آئین اور قانون پر عمل کرنے کا پابند بناتے ہوئے اقلیتوں کے حقوق فراہم کئے جائیں۔

2...... کلیدی آسامیاں اور اہم عہدے پاکستان کے استحکام کی ضمانت ہیں۔ قادیانیوں کو آئین اور قانون کے مطابق کلیدی اور اساسی عہدوں اور حساس محکموں کی سربراہی کے عہدوں سے سبکدوش کیا جائے اور پاکستان کے خلاف سازش کرنے کے حوالے سے ان پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ اور ان کے خلاف تحقیقات کی جائے۔

3...... قادیانیوں کو آئین کے مطابق اقلیتوں کی ووٹر لسٹ میں نام درج کروانے کا پابند بنایا جائے۔ ووٹر لسٹ میں نام درج نہ کرانے اور مسلمانوں کی فہرست میں نام لکھوانے کی صورت میں آئین اور قانون کے مطابق کاروائی کی جائے۔

4...... توہین رسالت کا قانون دین کی اساس اور پاکستان کی سالمیت کی ضمانت اور مسلمانوں کے لئے جذباتی مسئلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ قادیانیوں کے واویلے اور امریکہ اور مغربی دنیا اور این جی اوز کے دباؤ پر اس قانون میں ترمیم کسی صورت میں قابل قبول نہیں۔ پاکستان میں کسی فرد کو توہین رسالت یا انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے اس قانون میں ترمیم کے لئے حکومت کو سوچنا بھی ملک کی سالمیت کے خلاف ہے۔ توہین رسالت کے قانون یا اس میں ترمیم کرنے کا عندیہ دینے والی حکومت اقتدار پر نہیں رہ سکے گی۔ اس لئے فوری طور پر توہین رسالت قانون کے سلسلہ میں حکومت واضح اعلان کرے کہ وہ اس میں ترمیم کے بارے میں کسی قسم کا اقدام نہیں ہونے دے گی۔

5...... دینی مدارس اور اسلام کے قلعہ اور پاکستان میں اسلامی تشخص کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ اور مدارس کے خلاف پراپیگنڈہ پاکستان کی بنیاد اور مقاصد کے خلاف پروپیگنڈہ ہے۔ اور ان مدارس کو سرکاری کنٹرول یا کسی بورڈ کے ماتحتی میں دینا دینی مدارس کے معاملات میں مداخلت ہے۔ یہ اجلاس وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور اتحاد تنظیمات مدارس کے موقف کی مکمل حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان مدارس پر سرکاری کنٹرول کے منصوبے کو ختم کرنے کا اعلان کیا جائے۔ اور مدارس کو سابقہ انداز میں آزادی سے کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور دہشت گردوں کے خلاف جنگ کے بہانے ان مدارس پر چھاپوں کا سلسلہ بند کیا جائے۔ یہ اجلاس جامعہ فریدیہ اسلام آباد اور جامعہ حفصہ اسلام آباد میں چھاپوں کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا عبدالعزیز اور علامہ رشید غازی کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں۔ اور مرکزی جامع مسجد لال میں امامت پر بحال کیا جائے۔

6...... یہ اجلاس فیصل آباد میں قاری نور محمد اور دوسرے علمائے کرام پر تشدد کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ قاری نور محمد کو شہید کرنے والے پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمات قائم کرکے فوری طور پر قرار واقعی سزا دی جائے۔

7...... پاکستان میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان حد امتیاز قائم رکھنے اور غیر مسلموں کی طرف سے اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔

8...... حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے ممبر اور ملک کے سب سے بڑے دینی ادارے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث تھے۔ 30 مئی 2004ء کو دہشت گردوں اور درندہ صفت نے ان کو درس حدیث کے لئے جاتے ہوئے گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔ یہ اجلاس اس درندگی کی مذمت کرتے ہوئے حضرت مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور علمائے کرام کے تحفظ کے لئے بھرپور اقدامات کئے جائیں۔

9...... نفاذ اسلام اور نفاذ شریعت مقاصد اسلام میں سے ہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو اسمبلی سے منظور کرا کر تمام قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے۔

10...... جمعۃ المبارک کی تعطیل اسلامی تشخص کی علامت ہے۔ اور تمام اسلامی ممالک میں جمعہ کی ہی تعطیل ہوتی ہے۔ پاکستان میں جمعہ کی تعطیل کو منسوخ کر کے اتوار کی چھٹی اسلامی تشخص کو ختم کرنے اور ملک کو سیکولرازم کی طرف لے جانے کی سازش ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے۔

11...... فحاشی عریانی اور بے حیائی کا پھیلاؤ نئی نسل کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پی ٹی وی اور دیگر پرائیویٹ چینل کے ذریعہ عریانی اور فحاشی اور مغربی اور ہندوانہ تہذیب کی تشہیر پر پابندی عائد کی جائے۔ اور ان کو اسلامی تہذیب وتمدن کے مطابق پروگرام پیش کرنے کا پابند بنایا جائے۔

12...... سودی نظام مسلمانوں کو یہودیوں کے شکنجے میں جکڑنے کی سازش ہے۔ غیر ملکی بینک اور ملٹی نیشنل کمپنیاں سودی نظام کے ذریعہ پاکستان کی معیشت کو تباہ کر کے ملک کو غلام بنانے کے درپے ہیں۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کے مطابق ملک سے سودی نظام کا خاتمہ ضروری تھا۔ حکومت نے اپیل کر کے اس فیصلے کو معطل کیا۔ جس کی وجہ سے ملک میں سودی نظام کی ترویج تیزی سے ہو رہی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک سے فوری طور پر سودی نظام کو ختم کر کے بلا سودی بینک کاری شروع کی جائے۔ اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کا جال آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے قرضوں سے نجات حاصل کرنے کے اقدامات کرتے ہوئے اسلامی نظام مالیات نافذ کیا جائے۔

13...... یہ اجلاس متحدہ مجلس عمل کی سرحد حکومت کی جانب سے شریعت بل کے نفاذ' کفالت فنڈز کے

قیام' نظام صلوٰۃ کی ترویج' خواتین کی باپردہ تعلیم' مفت تعلیم اور مفت کتب کی فراہمی سمیت تمام اصلاحی پروگرام کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے ان خدمات پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر حسبہ ایکٹ نافذ کرنے کے لئے اخلاقی اجازت جاری کی جائے۔ یہ اجلاس قائد حزب اختلاف حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کے اس اعلان کی تائید کرتا ہے کہ اجازت نہ ملنے کی صورت میں حسبہ ایکٹ صوبائی اسمبلی منظور کرلے گی۔

14...... 11 ستمبر کے واقعہ کی آڑ میں امریکہ اور یورپ اور غیر مسلم دنیا کی جانب سے امت مسلمہ کے خلاف منظم تحریک اور پراپیگنڈہ مہم کی مذمت کرتے ہوئے امریکہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے سلسلہ میں اپنی پالیسی پر نظرثانی کرے۔ یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف تمام الزمات کی نفی کرتے ہوئے واضح کرنا چاہتا کہ اسلام دعوت اور رحمت کا دین ہے۔ یہ اجلاس حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی جانب سے 11 ستمبر کے حوالے سے مظاہروں کے انعقاد کی تائید کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان مظاہروں میں بھرپور انداز سے شرکت کریں۔

15...... یہ اجلاس چناب نگر کی پولیس چوکی کی بحالی اور مسجد کی بحالی کے اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان تمام لوگوں سے اظہار تشکر کرتا ہے جنہوں نے اس سلسلہ میں تعاون کیا۔ اور بھرپور اقدامات کئے۔

16...... یہ اجلاس متحدہ مجلس عمل کے سربراہ حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور تبلیغی جماعت کے بزرگ رہنما حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ جامعہ امدادیہ کے شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ اور صوفی ارباز خان نیازیؒ کے انتقال پر گہری تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے درجات عالیہ بلند فرمائیں۔

عشرہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 7 ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلہ کی یاد میں عشرہ ختم نبوت منانے کا اہتمام کیا گیا جس کی رپورٹ حاضر ہے۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت پیر طریقت شیخ المشائخ حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ' حضرت مولانا عبدالحمید وٹو' حضرت مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری' حضرت مولانا خان محمد قادری' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا محب النبی' جناب لیاقت بلوچ' حضرت مولانا محبوب شاہ' حضرت مولانا محمد امجد خان' حضرت مولانا قاری محمد زبیر' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور حضرت مولانا فقیر اللہ اختر

ودیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس الحمدللہ ہر طرح سے کامیاب رہی۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گوجرانوالہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا قاضی حمید اللہ جان' حضرت مولانا عبدالحیٰ' جناب صاحبزادہ طارق محمود' صاحبزادہ سعید احمد' جناب حضرت حافظ محمد یوسف عثمانی حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' جناب حافظ محمد ثاقب' جناب حافظ بشیر احمد ودیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوہاٹ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا معزالحق' حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب' حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی' حضرت مولانا مفتی شہاب الدین' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل کاظمی' جناب محمد علی' جناب عتیق الرحمن ودیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی سرپرستی امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا ضیاء اللہ شاہ' حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ' حضرت مولانا محمد حنیف' حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمن' حضرت مولانا محمد مظہر' حضرت مولانا محمد اسحق ساقی نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جناب حاجی سیف الرحمن اور دیگر رہنماؤں نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس مسجد عائشہ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب نے فرمائی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دامت برکاتہم' حضرت مولانا عبدالحمید وٹو' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عبداللطیف انور' حضرت مولانا قاری محمد الیاس' حضرت مولانا محمد عالم' حضرت مولانا عبدالنعیم' حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی اور دیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ اسماعیل خان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور حضرت مولانا علاؤالدین منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا مفتی شہاب الدین، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالستار حیدری، حضرت مولانا ریاض الحسن گنگوہی، حضرت مولانا احمد شعیب دیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس چوک پرمٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مدرسہ دارالہدیٰ چوک پرمٹ سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے فرمائی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد مکی، حضرت مولانا خدا بخش، حضرت مولانا غلام محمد، حضرت مولانا عطاء اللہ، حضرت مولانا عبداللطیف، حضرت مولانا حبیب اللہ، حضرت عبدالخالق، حضرت مولانا عبدالکریم و دیگر حضرات نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جناب حاجی بشیر احمد وڈینہ برادری کے سرکردہ حضرات نے دن محنت کی۔ کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔

ختم نبوت کانفرنس پشاور

حسب سابق امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پشاور میں چوک قصہ خوانی میں سالانہ ۳۰ ویں یوم ختم نبوت کے موقع پر ۷ ستمبر کو یوم ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے مساجد میں ردّ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کے موضوعات پر مختصر اوقات کے پروگرام کئے گئے۔ ۷ ستمبر کو یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جو کہ حسن انتظام و ترتیب کا بہترین نمونہ تھی اور حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان رہبر طریقت وشریعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیر سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر جماعت پشاور، حضرت مولانا اکرام اللہ جان قاسمی، حضرت مولانا نورالحق نور ناظم اعلیٰ مجلس پشاور، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمود الحسن مبلغ مجلس راولپنڈی نے خطاب کیا۔ علمائے کرام نے اپنے بیانات میں کہا کہ قادیانی نہ صرف ناموس رسالت ﷺ کے دشمن ہیں بلکہ وطن عزیز پاکستان کے بھی دشمن ہیں۔ انہوں نے موجودہ حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی حمایت چھوڑ دے۔ علمائے کرام نے اہل پشاور کو کامیاب ختم نبوت کانفرنس انعقاد کرانے پر مبارکباد دی اور انہیں کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے کام کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔

ادارہ

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے......!

احاطہ دارالعلوم میں بیتے ہوئے دن: تصنیف: حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی: ترتیب:

حضرت مولانا اعجاز احمد اعظمی: صفحات 232: قیمت درج نہیں: ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان۔

حضرت شیخ الہندؒ... حضرت کشمیریؒ... حضرت مدنیؒ ... کے شاگرد اور انڈیا کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی صاحبؒ نے ماہنامہ دارالعلوم دیوبند کے مدیر مولانا سید ازہر شاہ کشمیریؒ کی خواہش پر دارالعلوم دیوبند میں اپنے طالب علمی کے زمانہ کی یاداشتوں کو قلمبند کیا۔ جو قسط وار شائع ہوئیں۔ ان اقساط کو حضرت مولانا اعجاز احمد اعظمی نے بڑے سلیقہ سے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کا جامعہ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کی مسند حدیث اور حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے درس کا ماحول حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ ایسے کہنہ مشق اور صاحب طرز ادیب وخطیب کے قلم سے نور علیٰ نور کا مصداق یہ کتاب ہے۔ اسے پڑھیں تو دارالعلوم دیوبند کے خیر القرون کی تصویر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان اکابر حضرات کے فیض کو پاکستان میں عام کرنے کا علمبردار ہے۔ یہ کتاب بھی اس سلسلہ کی سلسلۃ الذہب ہے۔

دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال: مصنف: حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ: صفحات: 304

قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان: فون نمبر: 540513

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ نے اس کتاب میں دجالی فتنہ کے نمایاں خدوخال دجالی فتنہ کے اشارات سورۃ کہف میں قصہ اصحاب کہف، احکام مندرجہ سورۃ کہف تشریحات سورۃ کہف، سیدنا موسیٰ سیدنا خضر علیہم السلام ذوالقرنین یاجوج ماجوج، یاجوجیت ماجوجیت ایسے عنوانات پر مستقل ابواب قائم کر کے تفصیلی بحث کی ہے۔ پہلے یہ کتاب ہندوستان میں شائع ہوئی تھی۔ موجودہ ایڈیشن حضرت مولانا غلام محمد صاحبؒ کی تصحیحات کے ساتھ ادارہ تالیفات اشرفیہ نے شائع کیا ہے۔ اس ایڈیشن میں صفحہ 295 سے 304 تک حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کے سفرنامہ جہاں دیدہ سے اصحاب کہف سے متعلق جدید تحقیقات کی روشنی میں گراں قدر مضمون کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کتاب طباعت کے تمام مراحل میں حسن ذوق کا مظہر ہے۔ کتاب کے اول میں چند تصویری جھلکیاں بھی شاندار اضافہ ہے۔

یہ کتاب تحقیقی' تاریخی' تفسیری جدید انکشافات کا واقعاتی خزانہ ہے۔

زبدۃ الرسائل اللغار وقبہ عمدۃ المسائل الصوفیہ: افادات: حضرت مجدد الف ثانیؒ: ترجمہ: شیخ یونس عجمی: صفحات 80: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان۔

ادارہ تالیفات اشرفیہ نے تفسیر' حدیث اور سیر کی متعدد عربوں کتابوں کے عکس لے کر شائع کئے ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ عالم ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے شہرہ آفاق مکتوبات فارسی سے جناب یونس عجمی نے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ منتخب حصوں کے عربی ترجمہ پر مشتمل یہ کتاب مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ کے مخطوطات سے حاصل کر کے ادارہ تالیفات اشرفیہ نے شائع کی ہے۔ تصوف اسلامی کو عربی زبان میں پیش کرنے کی بہت اچھی کوشش ہے۔ خوبصورت مجلد کتاب' رنگین ٹائٹل' شائقین تصوف وعلماء کے لئے گراں قدر تحفہ ہے۔

بیس علمائے حق: مرتب: سید قاری محمد اکبر شاہ بخاری: صفحات 680: قیمت 270 روپے: ناشر: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور۔

زیر تبصرہ کتاب بیس علمائے حق کے مرتب عزیز محترم سید محمد اکبر شاہ بخاری علمی ودینی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ان کا شمار علمی وادبی حلقوں میں عظیم مصنفین ومورخین میں ہوتا ہے۔ تین درجن سے زیادہ کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔ جن میں پانچ پانچ چھ چھ جلدوں پر مشتمل کتب بھی ہیں اور عظیم وضخیم علمی وتاریخی کتب بھی ہیں جو پاکستان کے معروف اداروں سے طبع ہوتی ہیں' اور اکابر علماء اور اہل علم ودانشور حضرات سے زبردات خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ بیس علمائے حق میں شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ' علامہ سید سلمان ندویؒ' حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ' حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ' حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ' حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانیؒ' حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ' حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ' حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ' حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ' حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ' حضرت مولانا علامہ محمد شریف کشمیریؒ' حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ' حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ' حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ جیسے اکابر علمائے حق کے عظیم الشان کارناموں کا مفصل تذکرہ ہے۔

انتہائی دیدہ زیب مضبوط جلد اور ظاہر وباطن میں حسین ترین کتاب ہے۔ علمائے کرام اور خطبائے عظام سے اس عظیم الشان کتاب کے مطالعہ کی درخواست ہے۔ ملک عزیز کی ہر دینی اور قومی لائبریری میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

تذکار بگویہ: مرتب: ڈاکٹر صاحبزادہ نور احمد بگوی: صفحات 910: قیمت: ساڑھے پانچ صد روپیہ: ملنے کا

پتہ: مجلس حزب الانصار جامع مسجد بگویہ بھیرہ ضلع سرگودھا

برصغیر پاک وہند کی تاریخ خاندان بگویہ کے تذکرہ کے بغیر نامکمل ہے۔ خاندان بگویہ کی دینی وسیاسی وسماجی تعلیمی وتبلیغی خدمات تاریخ برصغیر کا ایک سنہری وتابناک باب ہیں۔ 1650ء سے 1945ء تک کے حالات واقعات اور خاندان بگویہ کی تاریخ ساز شخصیات کے مجاہدانہ کارناموں پر مشتمل تذکار بگویہ کی یہ جلد اول ہے۔ جو نوسودس صفحات کے بڑے سائز پر مشتمل ہے۔ اس جلد اول میں بھیرہ' بگہ شریف' آٹھویں صدی' سترھویں صدی' اٹھارویں صدی کے جستہ جستہ حالات وواقعات پر مشتمل ایمان پرور واقعات کی سنہری تاریخ سے اس کتاب کا آغاز کیا گیا ہے۔ خاندان بگویہ کی تبلیغ اسلام کی مساعی جمیلہ' حافظ نور حیات' مولانا غلام محی الدین بگوی' علامہ قاضی محی الدین بگوی' مولانا غلام محمد بگوی' مولانا عبدالعزیز بگوی' مولانا غلام رسول چاوی' مولانا محمد رفیق بگوی' مولانا پروفیسر محمد شفیق بگوی' مولانا محمد ذاکر بگوی' مولانا محمد یحییٰ بگوی' مولانا محمد نصیر الدین بگوی' مولانا ظہور احمد بگوی' مجلس حزب الانصار' کتب عزیزیہ کے تفصیلی حالات پر مشتمل تاریخی خوبصورت دستاویز یہ کتاب ہے۔ حضرت مولانا ظہور احمد بگوی' کے تاریخ ساز عہد میں مجلس حزب الانصار بھیرہ نے قادیانیت کے خلاف جو معرکہ قائم کیا اس کی تفصیلات کو مستقل ایک باب میں قلمبند کر کے مثالی کارنامہ سرانجام دیا گیا ہے۔ اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب ہر قابل ذکر لائبریری کی ضرورت ہے۔ عمدہ طباعت' اعلیٰ کاغذ' خوبصورت جلد نے کتاب کے ظاہری حسن کو بھی باطنی حسن کی طرح نکھار دیا ہے۔ اہل علم کے لئے یہ تاریخی دستاویز اور ایک قابل قدر خزانہ ہے۔ اہل علم وصاحبان تاریخ کی ضرورت ہے۔ اس کتاب کے بغیر مکمل نہ ہوگی۔

ضروری اعلان!

محترم قارئین لولاک! ہمیں بعض علاقوں سے شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں۔ ماہنامہ لولاک ایک رجسٹرڈ رسالہ ہے۔ جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی بھی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز ادا نہ کیا جائے۔ بلکہ دفتر ماہنامہ لولاک ملتان سے فوری طور پر رابطہ کیا جائے۔ ادارہ لولاک

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: 150/-

مقدمہ قادیانی مذہب
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت: 75/-

خاتم النبیین
حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ
ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 70/-

تحفہ قادیانیت
جلد اول
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

تحفہ قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

تحفہ قادیانیت
جلد سوم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

تحفہ قادیانیت
جلد چہارم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

تحفہ قادیانیت
جلد پنجم
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
قیمت: 150/-

احتساب قادیانیت
جلد اول
مولانا لال حسین اخترؒ
قیمت: 100/-

احتساب قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد سوم
مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد چہارم
حضرت کشمیریؒ ، حضرت تھانویؒ
حضرت عثمانیؒ ، حضرت میرٹھیؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد پنجم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد ششم
قاضی سلیمان منصور پوریؒ
پروفیسر یوسف سلیم چشتیؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد ہفتم
مولانا سید محمد علی مونگیریؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد ہشتم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد نہم
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد دہم
مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد یازدہم
بابو پیر بخشؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد دوازدہم
بابو پیر بخشؒ
قیمت: 125/-

احتساب قادیانیت
جلد سیزدہم
[illegible]
علامہ شمس الحق افغانیؒ
قیمت: 125/-

قومی تاریخی دستاویز
مولانا اللہ وسایا
قیمت: 100/-

آئینہ قادیانیت
مولانا اللہ وسایا
قیمت: 50/-

قادیانی شبہات کے جوابات
جلد اول
مولانا اللہ وسایا
قیمت: 50/-

قادیانی شبہات کے جوابات
جلد دوم
مولانا اللہ وسایا
قیمت: 100/-

رئیس قادیان
مولانا محمد رفیق دلاوریؒ
قیمت: 100/-

سوانح مولانا تاج محمودؒ
صاحبزادہ طارق محمود
قیمت: 80/-

رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام
مولانا عبداللطیف مسعودؒ
قیمت: 100/-

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1300

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

کیا کیا دیکھا؟

ہو نہیں سکتا بیاں آنکھ نے کیا کیا دیکھا
دیر تک اپنے مقدر کا تماشا دیکھا
دیر تک صبح وطن شام غریباں ہی رہی
دیر تک دیس میں پردیس کا نقشہ دیکھا
ایک کی ہم نے ہزاروں سے لڑائی دیکھی
نرغۂ کفر میں ایمان کا جلوہ دیکھا
لڑ گئے گرچہ نہتے بھی تھے محصور بھی تھے
دیکھا! یہ شوق شہادت کا تقاضا دیکھا
ہم نے بدلے ہوئے احباب کے تیور دیکھے
ہم نے بپھرے ہوئے اغیار کا تیہا دیکھا
ہم نے بدلی ہوئی ہر چیز کی صورت دیکھی
ہم نے بگڑا ہوا ہر کام کا نقشہ دیکھا
جان محفوظ نہ اولاد نہ عزت نہ مال
سامنے آنکھوں کے گھربار کو لٹتا دیکھا
ہم نے قانون کو انصاف کو مردہ پایا
ہم نے تہذیب کو اخلاق کو رسوا دیکھا
زندگی خوف و تباہی کے سوا کچھ بھی نہ تھی
درد وہ درد کہ جس کا نہ مداوا دیکھا
ہم نے وہ دیکھا کہ دشمن کو دکھائے نہ خدا!
جس طرف اٹھی نظر موت کا پہرہ دیکھا
وہ تخی خاتم ثانی جنہیں کہتے تھے سبھی
ان کا فاقوں سے اترتا ہوا چہرہ دیکھا
وہ جری جن کے اشاروں پہ قضا کھیلتی تھی
ان کو مجبوری و حسرت کا سراپا دیکھا
بھوک میں سہمے ہوئے بچوں کی صورت دیکھی
چوٹ کھا کھا کر بزرگوں کو تڑپتا دیکھا
باپ کے سامنے بیٹوں کے گلے کٹتے تھے
ماؤں کی گود میں بچوں کو بلکتا دیکھا
شیر خواروں کے گلے خون میں تر دیکھے ہیں
نوجوانوں کو تہ تیغ تڑپتا دیکھا
بارشوں میں کہیں سایہ تھا نہ دیوار نہ در
کبھی پالا نہ پڑا جس سے وہ پالا دیکھا
ہم نے بربادی تہذیب کی صورت دیکھی
ہم نے بے دردی کفار کا نقشہ دیکھا
ہم نے توہین مساجد کے مناظر دیکھے
ہم نے تذلیل مقابر کا تماشا دیکھا
عصمتِ دختر اسلام سے کھیلے کافر
جبر کے کاندھوں پہ غیرت کا جنازہ دیکھا
ہم نے جس سورحمیت سے قفس پھونکے تھے
آشیانوں کو اسی آگ میں جلتا دیکھا
دیکھتے جاتے تھے اور کچھ بھی نہ کر سکتے تھے
تھے جو مجبور نظر جو نظر آیا دیکھا
تیری منزل جو قریب آئی مرے پاک وطن
خون کے سیل میں ڈوبا ترا رستہ دیکھا

اتنے آلام و مصائب سے نبٹ کر نکلے
تب کہیں جا کے ترا چاند سا مکھڑا دیکھا

حافظ عبدالشکور لاہور

Monthly *Laulak* Multan Regd. No. M-108

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کی اپیل!

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو دعوت اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عدالتوں میں قادیانی، مسلم مقدمات کی پیروی کر رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے ذریعے سینکڑوں علماء کو ہر سال قادیانی، بہائی، گوہر شاہی اور یوسف کذاب جیسے گمراہ فرقوں کے مناظرہ کی تربیت دے رہی ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرکزی دفتر میں تالیف وتصنیف کا شعبہ، اور عالمی لائبریری کا اہتمام کیا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدارس عربیہ، مبلغین، تبلیغی دفاتر، لٹریچر ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک کے ذریعے تبلیغ واشاعت وحفاظت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ زکوۃ، صدقات، عطیات سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور معاونت فرمائیں

نوٹ: مجلس زکوٰۃ وصدقات کی رقوم اپنے زیر انتظام مدارس دینیہ پر صرف کرتی ہے اس لئے رقم دیتے وقت مد کی صراحت فرمائیں، امداد مقامی مبلغین کو دے کر رسید حاصل کریں یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔

امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	مرکزی ناظم اعلیٰ
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم	حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی صاحب مدظلہ	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122